وَيَسْتَنْبِئُونَكَ أَحَقٌّ هُوَ قُلْ إِي وَرَبِّي إِنَّهُ لَحَقٌّ

احمدی نمبر ۶ و ۷ و ۸ بابت جون جولائی اگست ۱۹۱۲ء

موسومہ

فیصلہ خدائی

بر

مسلّمات ثنائی

جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات اور

مو[illegible]للہ ایڈیٹر اہلحدیث امرتسری کی حیات کو

کا[illegible]مسلمات پر حضرت مرزا صاحب ؑ کے لیئے

[illegible] صداقت کی دلیل ثابت کیا گیا ہے۔

جسکو ماہ اگست ۱۹۱۲ء

عاجز قاسم علی ایڈیٹر اخبار الحق و رسالہ احمدی دہلی نے تالیف کر کے

اپنے الحق پریس [illegible] میں بحسن و خوبی طبع کرا کے شایع کیا

بار اول ۱۰۰۰ — قیمت ۳؍
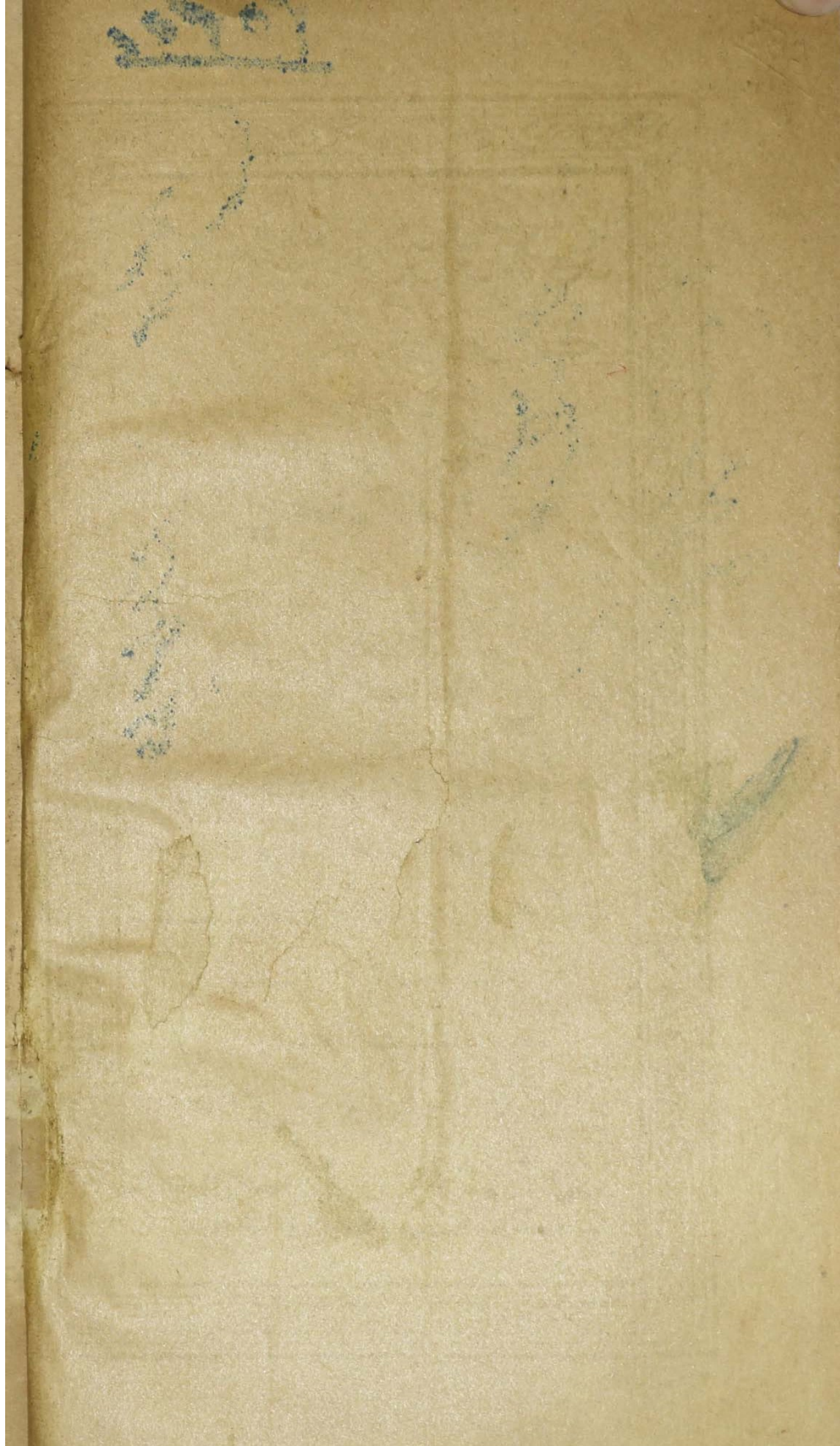
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فیصلہ خدائی اور ثنائی بیحیائی

گذشتہ رسالہ مین جس کا نام "فیصلہ الٰہی اور ثنائی روسیاہی" ہے۔ ہم نے خدا کے فضل سے جملہ اعتراضات ومکائد ثناء اللہ اینڈ کو کے نقل کرکے کافی سے زیادہ جواب دیدئے ہین۔ اور ہر طرح سے مجرم کو ملزم کردیا ہے۔ لیکن اب ایک اور طریق سے بھی فیصلہ خدائی کا کپسی ثنائی کے برخلاف صادر ہونا ثابت کرتے ہین۔ گو مضمون طویل ہوگیا مگر منحوس پارٹی بار بار چونکہ دو ناکو آئے ناکو آگے کہکر اپنی کٹی ہوئی ناک کو جُڑی ہوئی بتانا چاہتے ہین۔ اس لئے بلاخوف طوالت ہم بھی خدائی تائید اور روح القدس کی مدد سے اُن کی کٹی ہوئی ناک ہر طرح اور سب طرف سے پبلک کو دکہا کر چھوڑین گے۔ سنئے شغال امرتسری اس طرح لکھتا ہے کہ

"علاوہ اس کے مرزا صاحب کو اپنی دعا پر یہانتک دعوٰی ہے کہ آپ لکھتے ہین کہ "مجھے بارہا خدا تعالیٰ

مخاطب کر کے فرما چکا ہے۔ کہ جب تو دعا کرے تو مین تیری سنونگا۔ اِس کے علاوہ سیکڑون مقامات پر اپنی دعا کے اثرات کو آپ نے بطور سند پیش کیا ہے۔ اور بطور اصول کلیہ کے لکہا ہے کہ میری دعا ہمیشہ قبول ہوتی ہی ان واقعات کو ملحوظر کہہ کر اگر ہم اِس فیصلہ کو مرزا صاحب کی صرف دعا ہی سمجھین اور ۲۵ ر اپریل ۱۹۰۷ء کے بدر کے مضمون سے چشم پوشی ہی کر جائین۔ تو بہی یہ دعا ایسی نہین کہ معمولی دعا سمجھی جائے۔ جس کا قبول ہونا نہونا احتمالی ہو۔ کیونکہ ایسے موقعہ پر جو بمقابلہ مین سخت مخالف کے ساتہہ تحدی سے دعا کی گئی ہے۔ اور تمام اُن دعاوی کے صدق و کذب کا مدار اسی دعا پر رکہہ کر خدائے علیم کل سے فیصلہ کی درخواست کی گئی ہے،، بلفظہ مرقع اگست ۱۹۰۸ء صفحہ ۱۴۱ و ۱۴۲

شیر اسلام۔ یہ ثنائی مغالطہ یا جہالت ہے۔ کہ فریب دیکر اپنے یارون کی آنکھون مین مٹی ڈالتا ہے۔ مگر خدا کے فضل سے ہماری ایک ہی سلامی سے سب کی آنکھین کہل جائینگی۔ ہم ان ثنائی مغالطون کو کہول کر بتاتے ہین۔ اور اس دجل کی معہ دجال اکبر پردہ دری کر دکہاتے ہین وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب۔

ناظرین! جن الفاظ کو ہم نے جلی کر کے خط کر دیا ہے۔ وہی سب سے

بڑا دجل امرت سری کاذب متقی کا ہے۔ کہ سیاہ جھوٹ بولکر حضرت مسیح موعود پر افترا کرتا ہے۔ کسی جگہ حضرت اقدس نے نہین فرمایا کہ "میری دعا ہمیشہ قبول ہوتی ہے"۔ بھلا ایسا دعوی ایک مامور من اللہ کرسکتا ہے؟ ہرگز نہین! حضور مسیح موعود نے جابجا بڑی وضاحت سے کہول کہول کر شائع کر دیا ہے کہ کثرت سے خدا میری دعائین قبول کرتا ہے۔ اور بعض دفعہ کسی مصلحت سے نہین بھی کرتا۔ چنانچہ اصل عقیدہ و مذہب حضور کا یہ ہے کہ

"یہ بھی یاد رکہنا چاہیے کہ یہ خیال کہ مقبولین کی ہر ایک دعا قبول ہوجاتی ہے یہ سراسر غلط ہے بلکہ حق بات یہ ہے کہ مقبولین کے ساتھہ خدا تعالیٰ کا دوستانہ معاملہ ہے کبھی وہ ان کی دعائین قبول کرلیتا ہے۔ اور کبھی وہ اپنی مشیت اُن سے منوانا چاہتا ہے۔ جیسا کہ تم دیکھتے ہو کہ دوستی مین ایسا ہی ہوتا ہے۔ بعض وقت ایک دوست اپنے دوست کی بات کو مانتا ہے۔ اور پہر دوسرا وقت ایسا ہی آتا ہے کہ اپنی بات اُس سے منوانا چاہتا ہے"۔ بلفظہ حقیقۃ الوحی ص ۱۹

اور پہر دوسرے موقعہ پر اسی کتاب مین فرماتے ہین۔
"یاد رہے کہ خدا کے بندون کی مقبولیت پہچاننے کیلئے دعا کا قبول ہونا بھی ایک بڑا نشان ہوتا ہے۔! اگرچہ دعا

کا قبول ہو جانا ہر جگہ لازمی امر نہین خدا عزوجل اپنی مرضی بھی اختیار کرتا ہے۔ لیکن اس مین کچھہ بھی شک نہین کہ مقبولین حضرت عزت کیلئے یہ ہی ایک نشان ہے کہ بہ نسبت دوسرون کے کثرت سے اُن کی دعائین قبول ہوتی ہین۔ اور کوئی استجابت دعا کے مرتبہ مین اُن کا مقابلہ نہین کرسکتا" بلفظہ صہ ۳۲۱

اسی کتاب مین تیسری جگہ ارشاد فرماتے ہین۔ کہ

"میرا صدہا مرتبہ کا تجربہ ہے کہ خدا ایسا کریم و رحیم ہے کہ جب اپنی مصلحت سے ایک دعا کو منظور نہین کرتا تو اُس کے عیوض مین دوسری دعا کو قبول کرلیتا ہے۔ جو اُس کی مثل ہوتی ہے" بلفظہ صہ ۳۲۷

پہر ایک جگہ رسالہ "فیصلہ آسمانی" مطبوعہ بار سوم ۱۹۰۱ء کے صفحہ ۱۹ پر فرماتے ہین کہ

"یہ بات ایک معرفت کا دقیقہ ہے کہ مقبولون کی قبولیت بہا کثرت استجابت دعا سے شناخت کی جاتی ہے۔ یعنی اُن کی اکثر دعائین قبول ہو جاتی ہین۔ نہ یہ کہ سب کی سب قبول ہوتی ہین" بلفظہ الشریف صہ ۱۹

اور پہر ایک اشتہار مین جو سید مرحوم کے نام ۱۲ مارچ ۱۸۹۷ء کو دیا تہا فرماتے ہین۔ کہ

"سید صاحب اپنے رسالہ الدعا و الاستجابت مین اس
اس بات سے انکاری ہین۔ کہ دعا مین جو کچھ مانگا جائے
وہ دیا جائے اگر سید صاحب کی تحریر کا یہ مطلب ہوتا۔
کہ ہر ایک دعا کا قبول ہونا واجب نہین بلکہ جس دعا
کو خدائے تعالیٰ قبول فرمانا اپنی مصالح کی رو سے پسند فرماتا
ہے۔ وہ دعا قبول ہو جاتی ہے۔ ورنہ نہین تو یہ قول
بالکل سچ ہوتا" بلفظہ الشریف تریاق القلوب ص ۱۵۱

اخبارات منقولہ بالا سے یہ امر آفتاب سے بھی زیادہ روشن ہو گیا۔
کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا قبولیت دعا کے متعلق یہی مذہب
ہے کہ اکثر دعائین مقبولین کی قبول ہوتی ہین بعض کسی
مصلحت الٰہی کی وجہ سے قبول نہین بھی ہوتین پس ثنائی کذب
بیانی کا راز فاش ہو گیا۔ جو اس نے حضور علیہ السلام پر افترا کیا تھا۔
کہ مرزا صاحب نے بطور اصول کلیہ کے لکھا ہے کہ "میری دعا ہمیشہ
قبول ہوتی ہے۔" زیادہ اس پر اب لکھنے کی ضرورت نہین اسلئے
ہم سابقہ بحث کی طرف آتے ہین۔ اور یہ بتاتے ہین کہ ۵ اپریل
والے اشتہار مین جو دعا بغرض فیصلہ مرزا صاحب علیہ السلام
نے فرمائی تھی۔ اس کی قبولیت سے ہم انکاری نہین جیسا کہ آگے
چل کر معلوم ہو گا ہمارا امرت سری شغال کی بیہودہ قیل و قال
اور روباہانہ چال کا ماحصل یہ ہے کہ جب کہ عام طور پر مرزا صاحب

سے خدا کا وعدہ ہے کہ تیری سب دعائین قبول کرون گا۔ تو یہ دعا تو مخالف کے مقابلہ مین تہی جس پر مرزا صاحب کے صدق کا مدار تہا۔ ضرور قبول ہونی چاہیے تھی اور قبول ہوئی۔ احمدی بلا وجہ اُس کی قبولیت سے انکار کرتے ہین۔ اس بارے مین

ہمارا جواب لاجواب ہے یہ

کہ کوئی احمدی اس دعا کی عدم قبولیت کا اقراری نہین تمہارا قدیمی شیوہ ہے۔ کہ افترا پر افترا کرتے جانا اور یصدون عن سبیل اللہ کی ڈیوٹی بجا لانا یہ اعتراض موقوف ہے۔ احمدیون کے عدم قبولیت دعا کے اقرار پر پس جب تک موقوف علیہ کا ثبوت نہ دو اعتراض مذکور فضول اور بیہودہ گوئی ہے۔ ہم بڑی دلیری اور جرأت سے تسلیم کرتے ہین۔ کہ مسیح موعود علیہ السلام کی دعا فیصلہ منظور ہوئی قبول ہوئی لاریب فیہ ہر کہ شک آرد کافر گردد مگر صرف تمہاری سمجھ اور تمیز کا قصور ہے۔ کہ سوء فہم سے دعا فیصلہ اور دیگر امورات و بیانات مندرجہ اشتہار مدعی کو ایک سمجھ لیا ہے۔ کان کھول کر سنو! کہ ۱۵ اپریل ۱۹۰۷ء والے اشتہار مین مدعی نے چھہ امر بیان کئے ہین۔ اور وہ سب جدا جدا ہین۔ پہلے شروع مین ایک تمہید ہے اُس کے بعد دعا مباہلہ ہے آگے عرض حال ہے بعد ازان درخواست فیصلہ

ہے جس کے ساتھہ ہی صورت فیصلہ کی تمناء استدعا ہے آخر مین مدعا علیہ سے التماس ہے۔ اب ہم اُن سب کو علحدہ علحدہ نقل کر کے بتاتے ہین۔ سنئے۔

تمہید یہ ہے

جو شروع اشتہار مین ہے کہ مولوی ثناء اللہ صاحب مدت سے آپ کے پرچہ اہل حدیث مین میری تکذیب اور تفسیق کا سلسلہ جاری ہے ہمیشہ مجھے آپ اپنے اِس پرچہ مین مردود۔ کذاب۔ دجال۔ مفسد کے نام سے منسوب کرتے ہین۔ اور دنیا مین میری نسبت شہرت دیتے ہین کہ یہ شخص مفتری اور کذاب اور دجال ہے۔ اور اِس شخص کا دعویٰ مسیح موعود ہونے کا سراسر افترا ہے۔ مین نے آپ سے بہت دُکھہ اُٹھایا۔ اور صبر کرتا رہا۔ مگر چونکہ مین دیکھتا ہون کہ مین حق کے پھیلانے مین مامور ہون۔ اور آپ بہت سے افترا میرے پر کر کے دنیا کو میری طرف آنے سے روکتے ہین۔ اور مجھے اُن گالیون اور اُن تہمتون اور اُن الفاظ سے یاد کرتے ہین۔ کہ جن سے بڑھکر کوئی لفظ سخت نہین ہو سکتا۔ اگر مین ایسا ہی کذاب اور مفتری ہون جیسا کہ اکثر اوقات آپ اپنے ہر ایک پرچہ مین مجھے یاد کرتے ہین تو (بشرط منظوری مباہلہ مندرجہ اشتہار ہذا۔ احمدی) مین آپ کی زندگی مین ہی ہلاک ہو جاؤن گا۔ کیونکہ مین جانتا ہون کہ مفسد اور کذاب

کی بہت عمر نہین ہوتی۔ اور آخر وہ ذلت اور حسرت کے ساتھہ اپنے
اشد دشمنون کی زندگی مین ہی ناکام ہلاک ہوجاتا ہے۔ اور
اُس کا ہلاک ہونا ہی بہتر ہوتا ہے۔ تا خدا کے بندون کو تباہ نہ
کرے۔ اور مین اگر کذاب اور مفتری نہین ہون اور خدا کے مکالمہ اور
مخاطبہ سے مشرف ہون اور مسیح موعود ہون تو مین خدا کے فضل
سے امید رکھتا ہون کہ سنت اللہ کے موافق آپ مکذبین کی سزا سے
نہین بچینگے۔ پس اگر وہ سزا جو انسان کے ہاتھون سے نہین۔ بلکہ
محض خدا کے ہاتھون سے ہے۔ جیسے طاعون۔ ہیضہ وغیرہ مہلک
بیماریان آپ پر دلشرط منظوری دعا، مباہلہ مندرجہ اشتہار ہذا الحمد للہ
میری زندگی مین ہی وارد نہوئی تو مین خدائے تعالیٰ کی طرف سے نہین
یہ کسی الہام یا وحی کی بنا پر پیشگوئی نہین بلکہ محض دعا کے طور پر
مین نے خدا سے فیصلہ چاہا ہے۔" بلفظہ اشتہار ۱۵ اپریل ۱۹۰۷ء
اِس تمہید مین بجز اِس کے اور کچھہ نہین کہ امرتسری مکذب کو خطاب
کرکے بتایا گیا ہے۔ کہ تم جو ہمیشہ تکذیب کرتے ہو اور یصدون عن سبیل اللہ
پر کمر باندہے رہتے ہو۔ اور بدزبانی سے باز نہین آتے۔ اور مجھے
دعویٰ مسیحیت اور مہدویت مین مفتری علی اللہ سمجھتے ہو۔ پس اگر مین
واقعی مفتری علی اللہ ہون۔ تو مین دعاء مباہلہ جو اِس تمہید سے آگے
آتی ہے (اور اُس کے لئے ہی یہ تمہید لکھی گئی ہے) کرتا ہون یہ اگر تم
منظور کرلوگے اور اس پر بلا رد و انکار دستخط کردوگے۔ تو یاد رکھنا۔ کہ

خدائے تعالیٰ صادق کی زندگی مین ہی کاذب مباہل کو ہلاک کر کے صادق کی صداقت پر مہر کر دیگا۔ اس تمہید مین نہ تو کوئی دعا ہے۔ نہ کوئی التجا ہے نہ کوئی درخواست صرف بربنا قانون الٰہی کہ مباہلہ کرنے والون مین سے کاذب صادق کی زندگی مین ہلاک ہوا کرتا ہے۔ اپنے یقین اور عقیدہ کا اظہار اس تمہید مین کیا ہے۔ اس کا یہ مطلب نہین کہ کذاب بلامباہلہ کرنیکے ہی صادق کی زندگی مین مرجاتا ہے۔ یہانپر کاذب کا صادق کی زندگی مین مرجانا محض اس لئے بیان کیا ہے۔ کہ اس سے آگے دعاء مباہلہ آتی ہے۔ اُس کو اگر ثنا اللہ قبول کرلیگا تو ایسا ہوگا۔ اسی لئے ساتھہ ہی یہ ظاہر کر دیا کہ یہ کوئی الہامی پیشگوئی یا قطعی فیصلہ خدائی نہین۔ بلکہ دعا کرتا ہون جو بشرط منظوری ثنائی اُس کا اثر صادق و کاذب پر ظاہر ہو جائے گا۔ اس تمہید مین چار باتین حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے رقم فرمائی ہین۔ جن کو دجالی گروہ مع دجال اکبر کے اپنے دعوے کے ثبوت مین پیش کرتے ہین اس لئے ہم اُن کا فیصلہ یہان کر کے پھر آگے چلین گے۔

امر اول ۔ اگر مین ایسا ہی کذاب اور مفتری ہون جیسا کہ آپ ہر ایک پرچہ مین مجھے یاد کرتے ہین۔ تو مین آپ کی زندگی مین ہلاک ہو جاؤن گا۔ (کس صورت مین جب کہ تم مجھہ سے مباہلہ منظور کرلو گے۔ احمدی)

امر دوم کیونکہ مین جانتا ہون مفسد اور کذاب کی بہت عمر نہین۔

ہوتی۔ اور وہ حسرت کے ساتھ اپنے اشد دشمنون کی زندگی مین ہی ناکام ہلاک ہوجاتا ہے۔" (یعنی وہ مفسد اور کذاب جو مدعی نبوت کا ذبہ ہو۔ اتنی لمبی عمر اور مہلت نہین پاتا جتنی کہ خداوند کریم نے مجھے اپنے فضل سے بعد دعوے الہام عطا فرمائی ہے۔ جو میرے صدق کی دلیل ہے۔ احمدی)

سوم "اور مین اگر کذاب اور مفتری نہین اور خدا کے مکالمہ اور مخاطبہ سے مشرف ہون۔ اور مسیح موعود ہون تو مین خدا کے فضل سے امید رکھتا ہون کہ سنت اللہ کے موافق آپ مکذبین کی سزا سے نہین بچینگے" (یعنی بصورت انکار از مباہلہ بھی بموجب اُس سنۃ اللہ کے جو قرآن مین ہے کہ کیف کان عاقبۃ المکذبین آپ سزایاب ہونگے۔ احمدی)

چہارم "پس اگر وہ سزا جو محض خدا کے ہاتھون سے ہے جیسے طاعون ہیضہ وغیرہ مہلک بیماریان آپ پر میری زندگی مین ہی وارد نہوئی۔ تو مین خداتعالیٰ کی طرف سے نہین" (بشرطیکہ تم نے دعاء مباہلہ پر دستخط کردیے۔ احمدی)

نمبر سوم کے سوا باقی تین نمبرون کو حضرت سری نے اپنے مرقع ستمبر سنہ ۱۹۰۷ء کے صفحہ ۴ پر نقل کرکے مدار فیصلہ و بنار گفتگو قرار دیا ہے

مگر ان پر نظر ڈالنے سے بجز اس کے کہ مدعی نے اپنا خیال اور عقیدہ جو قانون الٰہی سے ماخوذ ہے بیان کیا ہے۔ اور کچھہ نہین ثابت ہوتا کیونکہ اگر اس کا یہ مطلب لیا جاوے کہ مرزا صاحب علیہ السلام کا مذہب یا یہی عقیدہ ہے کہ ہر ایک مفسد و کذاب صادق کی زندگی مین مر جاتا ہے۔ تو از سر تا پا غلط ہے۔ اور اگر یہ ہے کہ ثنائی مقدمہ مین خاص طور پر مرزا صاحب نے ایسا فرمایا ہے کہ ثناء اللہ میری زندگی مین ضرور مر جائیگا۔ تو یہ اغلط ہے۔ لہذا ہم تین تنقیحین قائم کر کے اس کا فیصلہ سناتے ہین۔

تنقیح اول۔ آیا حضرت اقدس مرزا صاحب علیہ السلام کا یہ مذہب یا عقیدہ یا دعویٰ عام ہے کہ ہر ایک مفسد اور کذاب صادق کی زندگی مین ہی مر جایا کرتا ہے؟ (جیسا کہ دجالی گروہ کہتا ہے۔)

تنقیح دوم اگر یہ دعویٰ نہین تو ۱۵ اپریل والے اشتہار متنازعہ کے اس فقرہ کا کہ "مفسد اور کذاب کی بہت عمر نہین ہوتی اور وہ اشد دشمنون کی زندگی مین ناکام ہلاک ہو جاتا ہے" کیا مطلب ہے؟ اس سے کس قسم کا مفسد اور کذاب اور کتنی عمر مراد ہے؟

تنقیح سوم اگر مرزا صاحبؑ کا یہ مذہب ہے کہ ہر ایک مفسد اور کذاب کا صادق کی زندگی مین مر جانا ضروری نہین تو یہ

یہ کیون لکھا کہ "اگر مین مفتری ہون تو ثناء اللہ کے سامنے ہلاک ہوجاؤن گا۔ اور اگر ثناء اللہ کاذب ہے تو وہ میری زندگی مین طاعون سے ہلاک ہوگا۔ ورنہ مین خدا کی طرف سے نہین"۔ کیا اس سے ثابت نہین ہوتا کہ خاص اس مقدمہ مین مرزا صاحب نے یہ معیار صدق ٹہیرالیا ہو؟

بیان تنقیح اول کا بار ثبوت دجالی پارٹی کے ذمہ ہے۔ کیونکہ وہی یہ دعوے کرتے ہین۔ کہ مرزا صاحب کا عام اصول ہے۔ کہ ہر ایک جہوٹا سچے کی زندگی مین مرجایا کرتا ہے۔ جیسا کہ برادر شغال حکیم محمد الدین غیر مقلد امرتسری نے اہل حدیث پریس مین ایک اشتہار "کرشن قادیانی کی نرالی چال" کی سرخی سے بلا تحریر تاریخ اسی اشتہار موزخہ ۱۵ اپریل والے کے جواب مین دجال اکبر امرتسری کے ایماء سے دیا تہا چنانچہ اُس مین یہ دعویٰ کیا ہے۔ کہ

"یہ بات کرشن جی ہمیشہ کہا کرتے ہین اور اُن کی دُم افتادہ لوگون کو کہا کرتے ہین کہ جہوٹا سچے سے پہلے ہلاک ہوا کرتا ہے" بلفظہ سطر،

اور حامی شغال عبدالحق سرہندی کذب کی نجاست پر منہ مارتا ہوا بہ تصدیق کذاب اکبر امرتسری کے لکھتا ہے کہ

"آج کل اکثر مرزائی تحریرات کا ماحصل یہ ہوتا ہے۔ کہ جہوٹا سچے کی زندگی مین ضرور ہلاک ہوجاتا ہے مرزا صاحب

اور مرزا یون سے یہ سوال ہے کہ اگر جھوٹے کا سچے کی زندگی
مین مرنا واقعی ضروری اور قانون الہٰی ہے۔ جیسا کہ
آپ کی تحریرات سے ثابت ہوتا ہے" بلفظہ
بقدر الحاجتہ مرقع ستمبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۱۴

اکذب الناس امرت سری خناس اپنے مراسلہ مندرجہ وطن مورخہ
۲۶ اپریل ۱۹۰۸ء کے صفحہ ۱۱ پر لکھتا ہے کہ

"مرزا صاحب ہمیشہ یہی بردابرد لگاتے ہین۔ کہ آؤ
جھوٹا سچے سے پہلے مرجائیگا" بلفظہ

یہ ہے شغال اور برادر شغال اور حامی شغال کا دعویٰ جن پر ہم نے بحروف جلی لکھ کر خط کھینچ دیا ہے۔ مگر یہ صرف دعویٰ ہی دعویٰ ہے۔ دلیل کسی کے پاس نہین لہذا دعوی بے دلیل بلا دلیل گوز شتر ہوتا ہے جس پر توجہ کرنے کی بھی ضرورت نہین بجز اِس کے کہ لعنۃ اللہ علی الکاذبین جواب مین لکھدیا جاوے۔ اور کسی تردیدی جواب کی حاجت نہین۔ مگر ہم امرت سری شغال اور اس کے حامیان بدخصال کو بڑی تحدی اور سختی سے

چیلنج انعامی یکصد روپیہ

دیتے ہین کہ اگر وہ حضور مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور آپ کی پاک جماعت یعنی خدام ذو الاحترام کی تحریرون سے کہین یہ دکھیدین

کہ "جھوٹے کا سچے کی زندگی مین بغیر مباہلہ کئے مرجانا" مرزا صاحب کا عام اصول اور کلیہ ہے۔ تو انعام موعودہ حاصل کرین۔ ورنہ ڈوب مرین۔ اور اپنے ہیرو کذاب اکبر کا یہ فتویٰ اپنے حق مین صادر کرین جو مرقع مئی ۱۹۰۸ء کے صفحہ ۹ پر لکھا ہوا ہے کہ

"جھوٹ بولنا نجس کہانے کی برابر ہے"

کوئی ہے جو یہ دجالی دعوی ثابت کر کے انعام پاوے۔؟ کوئی نہیں! جو ثابت کرنیکے لئے ہمارے سامنے آوے!

پس ہم تنقیح اول برخلاف ثناء اللہ اینڈ کو فیصل کرتے ہین۔ کیونکہ کمپنی مذکور کی طرف سے اس کا کوئی ثبوت پیش نہین ہوا۔ اور حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صاف لفظون مین کہول کر فرما دیا ہے۔ کہ ہمارا مذہب یا عقیدہ یہ نہین ہے نہ ہم نے کسی تحریر یا تقریر مین ایسا کہا ہے۔ کہ "ہر ایک جھوٹا سچے کی زندگی مین مرجایا کرتا ہے" ہان ہم نے یہ ضرور کہا ہے کہ مباہلہ کرنے والون مین سے جھوٹا سچے کی زندگی مین ہلاک ہوجاتا ہے چنانچہ بپاس خاطر ناظرین ہم وہ تقریر مبارک یہان نقل کر دیتے ہین۔ حضور علیہ السلام نے ۲۱ اکتوبر ۱۹۰۷ء کو بوقت سیر ایک خادم کے سوال پر جو کہ اُس نے کسی مخالف کی طرف سے پیش کیا تہا۔ فرمایا۔

"یہ کہان لکہا ہے کہ جھوٹا سچے کی زندگی مین مرجاتا ہی

ہم نے تو اپنی تصانیف مین ایسا نہین لکھا۔ لاؤ
پیش کرو وہ کون سی کتاب ہے۔ جس مین ہم نے
ایسا لکھا ہے۔ ہم نے تو یہہ لکھا ہے کہ مباہلہ کرنیوالون
مین سے جو جھوٹا ہو وہ سچے کی زندگی مین ہلاک
ہو جاتا ہے۔ یہ بات کہ جھوٹا سچے کی زندگی مین مر جاتا
ہے۔ یہ بالکل غلط ہے۔ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے سب اعدا انکی زندگی مین ہی ہلاک ہو گئے تھے بلکہ
ہزاروں اعدا آپ کی وفات کے بعد زندہ رہے تھے
ہان جھوٹا مباہلہ کرنے والا سچے کی زندگی مین ہی ہلاک
ہوا کرتا ہے۔ ایسے ہی ہمارے مخالف بھی ہماری
مرنیکے بعد زندہ رہینگے۔ ہم تو ایسی باتین سنکر
حیران ہوتے ہین۔ دیکھو ہماری باتون کو کیسے الٹ پلٹ
کر پیش کیا جاتا ہے۔ اور تحریف کرنے مین وہ کمال حاصل
کیا ہے۔ کہ یہودیون کے بھی کان کاٹ دئے ہین۔ کیا
یہ کسی نبی ولی قطب غوث کے زمانہ مین ہوا۔ کہ اُس کے
سب اعدا مر گئے ہون بلکہ کافر منافق باقی رہ ہی گئے
تھے۔ ہان اتنی بات صحیح ہے۔ کہ سچے کے ساتھہ جو
جھوٹے مباہلہ کرتے ہین۔ تو وہ سچے کی زندگی مین
ہی ہلاک ہوتے ہین۔ ایسے اعتراض کرنے والے سے

پوچھین کہ یہ ہم نے کہان لکھا ہے کہ بغیر مباہلہ کرنے کی ہی جھوٹے سچے کی زندگی مین تباہ اور ہلاک ہوجاتے ہین۔ وہ جگہ تو نکالو جہان یہ لکھا ہے" بلفظہ الحکم نمبر ۳۶ جلد ۱۱ مورخہ ۱۰ اکتوبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۹

اس تقریر سے جو کہ ۱۵ اپریل ۱۹۰۷ء والے اشتہار سے ساڑھے پانچ ماہ بعد کی ہے۔ تمام ثنائی دجل پارہ پارہ ہوگیا۔ اور منحوس پارٹی کے ہاتھ مین کچھ بھی نہ رہا۔ اس جگہ مناسب ہے کہ ہم ایک ایسا ہو مسلمہ ثنائی پیش کرین جس سے دجالی گروہ کی جڑ ہی کٹ جائے اور وہ اصول موضوعہ ثنائی یہ ہے کہ

"(۶) ہر ایک کلام کے صحیح معنی وہی ہونگے۔ جو متکلم آپ بیان کرے یا اس کے منشا اور حیثیت کے مطابق ہون۔ متنازعہ کلام کے متصل ہی متکلم کا بیان ہو یا آگے پیچھے بیان حالی ہو یا مقالی یعنی وہ اپنے کلام کا مطلب لفظون مین بتلاوے۔ یا اس کی وضع اور طریق برتاؤ سے ظاہر ہو" بلفظہ ترک اسلام بار دوم صـ ۲۵

الحمد للہ کہ مخالف کے قول سے ہی تنقیح اول کا بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف ثنائی کمیٹی فیصلہ ہوگیا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اشتہار مورخہ ۱۵ اپریل والے مین جو اس قسم کے فقرات ہین۔ جن کا یہ مطلب بنایا جاتا ہے کہ مفسد اور کذاب صادق کی

زندگی مین ہی ضرور مرتا ہے" ایسے کلام کے صحیح معنی وہی ہین جو متکلم نے ۱۲ اکتوبر ۱۹۰۷ء کو آپ بیان فرمائے کہ مباہلہ کرنیوالون مین سے جو جہوٹا ہو وہ سچے کی زندگی مین ہلاک ہو جاتا ہے۔۔

تنقیح دوئم یہ تھی کہ اگر مرزا صاحب علیہ السلام کا یہ دعوی نہین کہ ہر ایک مفسد اور کذاب صادق کی زندگی مین ہی مر جاتا ہے۔ تو ۱۵ اپریل والے اشتہار کے اس فقرہ کا مطلب کیا ہے کہ "مفسد اور کذاب کی بہت عمر نہین ہوتی اور وہ اشد دشمنون کی زندگی مین ناکام ہلاک ہو جاتا ہے" اس سے کس قسم کا مفسد اور کذاب اور کتنی عمر مراد ہے؟

اس تنقیح پر گفتگو کرنیسے پہلے یہ امر بخوبی ذہن نشین کر لینا چاہیئے کہ فریقین یعنی حضرت مرزا صاحب علیہ السلام اور ثناء اللہ علیہ ما علیہ ایک دوسرے کو کاذب تو یقین کرتے ہین مگر دونون کے کذب مین بڑا فرق ہے۔ ثناء اللہ تو حضرت اقدس کو **مدعی نبوت کاذبہ** اور **مفتری علی اللہ** بتاتا ہے اور حضرت اقدس صلوٰۃ اللہ ثناء اللہ کو **مکذب** اور **منکر دعوی مسیحیت و مہدیت** کا جانتے ہین اس فرق کو خوب طرح سمجھکر یاد رکہنا چاہیئے تاکہ تنقیح دوئم کا فیصلہ باسانی فہم مین آجائے۔ پس **مفتری علی اللہ** اور محض **مفتری مکذب** مین زمین آسمان کا فرق ہے پہلا شخص تو خدا پر جہوٹ باندہکر اور الہام کا جہوٹا دعوی کر کے مخلوق خدا کو گمراہ کرنیوالا ہوتا ہے

مگر دوسرا شخص جو محض **مکذب مفتری** ہے اوسکا حال اس سے علیحدہ ہے وہ کسی خودغرضی سے اپنے فائدہ کیلئے یا بداعمالی وکم فہمی سے جھوٹ بولتا اور تکذیب کرتا ہے فریقین کی پوزیشن بصورت ایک دوسرے کو کاذب خیال کرنیکے بشرطیکہ وہ حقیقت مین بھی مفسد اور کذاب ہون تو مندرجہ بالا ہے۔ اب ہم ان دونون کے حق مین قانون الہی بتاتے ہین کہ کیا ہے۔ **یعنی مفتری علی اللہ مدعی نبوت کاذبہ** کے ساتھ خدائی سلوک دنیامین کیا ہوتا ہے اور محض **مفتری و مکذب** کے ساتھ کیا عملدرآمد ہے

مدعی نبوت کاذبہ سے الہی سلوک

یہ ہوتا ہے کہ وہ خدا پر افترا کرنیکے دن سے ہی مورد غضب خدا ہونے لگتا ہے اور جس مراد دلی کو وہ مقصود بالذات ٹھہراکر اس طرح حاصل کرنا چاہتا ہے کہ جھوٹھا دعوی وحی اور الہام کا کرکے اپنے تئین خدا کا فرستادہ اور مامور من اللہ ہونا لوگون پر ظاہر کرے تو وہ مراد جو مقصود بالذات ہے اسکو اس طریق سے حاصل نہین ہوتی۔ اور یہ امر ادنی تامل سے معلوم ہوسکتا ہے کہ ایسے کذاب کی مراد بجز اسکے اور کچھ نہین ہوسکتی کہ دنیامین **شہرت** حاصل کرے۔ یا روپیہ کماکر جائداد بناکر عیش وعشرت چند روزہ اڑاے۔ یا ہمخیال اور معتقدین کی ایک جماعت اوسکے ہاتھ آئے۔ انہین سے

ایک یا دو یا تینون ہی مرادین دل مین ٹہیرا کر پہر انکے حصول کی تدبیرین سوچتا ہے آخر کار یہ صورت اور تجویز قائم کر لیتا ہے کہ الہام و وحی و رسالت کا دعوی کر نیسے سب مرادین پوری ہو جائینگی۔ چلو اسی تجویز کو حصول مراد کیلئے ذریعہ قرار دیکر کوشش کرین کہ مراد دلی اور مقصود بالذات حاصل ہو جائے۔ مختصر یہ کہ مراد دلی تو حصول شہرت و جاہ و زر و جماعت ہوتی ہے۔ اور دعوی وحی و الہام و رسالت اسکے حصول کا ذریعہ بنایا جاتا ہے۔ دونون باتین الگ الگ ہین ایک مقصود بالذات ہے دوسرا اوسکے حصول کا ذریعہ۔ بس خدائی قانون ایسے کذاب کے بارے مین یہ ہے کہ وہ کبھی بھی خدا پر جہوٹ باندہکر اور ایسی جرات کر کے کہ اپنے آپ کو منجانب اللہ عہدیدار بتاکر لوگون کو گمراہ کرے اپنی مراد دلی کو جو حصول زر و شہرت وجماعت ہے نہین پا سکتا۔ چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہے کہ

و من اظلم ممن افترے علے اللہ کذبًا او کذب بایٰتہٖ انہ لا یفلح الظلمون۔ سورہ انعام رکوع ۳

ترجمہ۔ جو خدا پر افترا لگائے یا اوسکے حکمون کی تکذیب کرے اوس سے بڑہکر بھی کوئی ظالم ہے؟ بالتحقیق ظالمون کو کامیابی نہین ہوگی یعنی وہ اپنی مراد دلی کو حاصل نہین کر سکین گے۔

اس قانون الہی نے بتاکید بتادیا کہ مفتری علی اللہ در

مکذب آیات اللہ اپنی مراد کو نہین پہونچا کرتے۔ یہ قانون تو ان کی غرض ومراد جو مقصود بالذات ہوتی ہے اُسکے متعلق ہے کہ اول تو وہ خسر الدنیا ہوکر بامراد نہین ہوا کرتے۔ دوسرا قانون اُنکی سزاء دنیا کے متعلق یہ ہے کہ دنیا مین ہی اُنکو منجانب اللہ سزاء ہلاکت وقتل ملتی ہے۔ جسکو خدا تعالی نے اس طرح فرمایا کہ تقول علی اللہ کرنے والے کی ہم فوراً رگ حیات ہی کاٹ ڈالتے ہین تاکہ وہ زندہ رہکر اور مہلت پاکر خلق اللہ کی گمراہی کا باعث ہی نہ بنے۔ چنانچہ وہ قانون یہ ہے

ولو تقول علینا بعض الاقاویل لاخذنا منہ بالیمین۔ ثم لقطعنا منہ الوتین۔ فما منکم من احد عنہ حاجزین" الحاقہ

خدا تعالی اصدق الصادقین خاتم النبین صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت فرماتا ہے کہ "اگر یہ جہوٹ بناکر کوئی بات ہماری طرفسے بیان کردیتا تو ہم اسکا داہنا ہاتھ پکڑکر اسکی رگ حیات کاٹ ڈالتے اور تم مین سے کوئی ہمین ایسا کرنیسے روک نہ سکتا"

ثنائی ترجمہ اسکا یہ ہے

"اگر یہ رسول ہمارے ذمہ کوئی بات لگادے جسکے کہنے کی اُسے اجازت نہ ہو تو ہم اسکو فوراً ہلاک کرڈالین" حاشیہ تفسیر ثنائی جلد سوم صفحہ ۸۵ جس حالت مین کہ خداوندکریم نے خود فرمادیا کہ ہمپر افترا

کرنیوالا فوراً مار ڈالا جاتا ہے حتّٰی کہ اسی قانون کے مطابق (کفار کے سامنے جو یہ کہتے تھے کہ محمدؐ نے جھوٹا الہام بنا کر خدا پر افترا کیا ہے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق فرمائی کہ اگر یہ نبی اپنے دل سے جھوٹ بنا کر ہماری طرف منسوب کرتا تو اپنے قانون مقررہ کے روسے (جس کو ہم پہلی کتابون توریت وصحف انبیاء مین بتا چکے ہین) ہم اسکی رفوراً سے پیشتر رگ حیات ہی قطع کر دیتے۔ پس مدعی الہام ورسالت ہونیکے بعد برابر دس[ف] بارہ سال سے زندہ رہنا ہی اسکی صداقت کی دلیل ہے ورنہ جھوٹا ہونیکی حالت مین یہ فوراً ہی نہ ہلاک کردیا جاتا۔

امیر ثنائی شہادت بھی اگر سننا چاہو تو خدا کے فضل سے وہ بھی موجود ہے مقدمہ تفسیر ثنائی جلد اول مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی دلیل چہارم مین جو توریت سے پیش کی گئی ہے استثناء کے ۱۸ باب ۱۹، ۲۰ آیت کو جسمین جھوٹے نبی کا قتل کیا جانا لکھا ہے۔ نقل کر کے امرتسری مفسر استدلال کرتا ہے کہ

"یہ عبارت (کہ وہ نبی جو ایسی گستاخی کرے کہ کوئی بات میرے نام سے کہے جسکے کہنے کا مینے حکم نہین دیا تو

[ف] دس بارہ سال ہمنے اسواسطے لکھے ہین کہ جس سورت مین یہ آیت ہے وہ سورت شریفہ مکہ شریف مین نازل ہوئی اور مکی زندگی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کل تیرہ سال ہے اسکے بعد ہجرت مدینہ سے سنہ ہجری شروع ہو جاتا ہے۔ منہ

وہ نبی قتل کیا جاوے) واضح طور پر ہمین ایک **قانون الٰھی** سے آگاہ کرتی ہے اور بتلاتی ہے کہ نظام عالم مین جہان اور قوانین الٰہی ہین یہ **بھی ہے** کہ کاذب مدعی کی نبوت کی ترقی نہین ہوتی بلکہ وہ **جان سے مارا جاتا ہے**" بلفظہ صفحہ ۱۶

اسپر امرتسری نے ایک حاشیہ بھی چڑہایا ہے جو اس اقرار سے بھی واضح تر ہے اور تحقیقی طور پر بتایا ہے کہ نبوت کا جھوٹا دعوی کرنیوالا ضرور ہی مارا جاتا اور قتل ہوتا ہے - چنانچہ وہ حاشیہ بھی ہم نقل کر دیتے ہین جو یہ ہے کہ

"اس سے یہ نہ کوئی سمجھے کہ جو نبی قتل ہوا وہ جھوٹا ہے بلکہ ان مین عموم وخصوص مطلق ہے یعنی یہ ایسا مطلب ہے جیسا کوئی کہے کہ جو شخص زہر کہاتا ہے مر جاتا ہے اسکے یہ معنی ہرگز نہین کہ ہر مرنیوالے نے زہر ہی کہائی ہے بلکہ یہ مطلب ہے کہ جو کوئی زہر کہائیگا وہ ضرور مریگا اور اگر اسکے سوا بھی کوئی مرے تو ہوسکتا ہے گو اسنے زہر نہ کہائی ہو یہی تمثیل ہے کہ **دعوی نبوت کاذبہ مثل زہر کے ہے** جو کوئی زہر کہائیگا ہلاک ہوگا اگر اسکے سوا بھی کوئی ہلاک ہو تو ممکن ہے ہان یہ نہوگا کہ زہر کہانیوالا بچ رہے" بلفظہ حاشیہ صفحہ ۱۶

ملاحظہ فرمائے کہ ہمارے دونون دعوے متذکرہ صدر (کہ مفتری علی اللہ یعنی جھوٹھے مدعی نبوت کیلئے خدائی قانون یہ ہے کہ اول تو وہ اپنی مراد و مقصود دلی مین کامیاب نہین ہوا کرتا دوم اسکو منجانب اللہ مہلت اور ڈہیل نہین ملتی کہ وہ خدا کے بندون کو گمراہ کرتا رہے بلکہ چند دلون کے اندر ہی قتل کیے ذریعہ ہلاک کردیا جاتا ہے) ثنائی گواہی سے بھی روز روشن کی طرح ثابت ہوگئے ہین یا نہین؟ پس یہ امر مسلمہ فریقین ہوگیا کہ جھوٹا مدعی نبوت نہ فلاح پاتا ہے نہ عرصہ تک زندہ رکھا جاتا ہے بلکہ نامراد رہکر قتل و ہلاک ہو جاتا ہے۔ تو اب حضرت مرزا صاحبؑ کی تمہیدی عبارت کے اس فقرہ کا کہ "مین جانتا ہون مفسد اور کذاب کی بہت عمر نہین ہوتی اور وہ بڑی حسرت اور ذلت کے ساتھ اپنے اشد دشمنون کی زندگی مین ہی ناکام ہلاک ہو جاتا ہے" جسکا یہ مطلب ہے کہ وہ مفسد اور کذاب جو مفتری علی اللہ ہو یعنی جھوٹی نبوت کا مدعی ہو وہ کبھی بامراد نہین ہوتا بلکہ ناکام رہتا ہے اور علاوہ ازین وہ لمبی عمر نہین پاتا کہ جسمین خدا پر افترا کرتا ہوا خلق خدا کو گمراہ کرتا رہے بلکہ یوم افترا علی اللہ سے تھوڑی ہی مدت تک زندہ رہکر فوراً ہلاک اور قتل ہو جاتا ہے جیسا کہ مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی جنہون نے نبوت و الہام کا جھوٹا دعوی کیا تو دعوی کے دن سے دو چار سال کے اندر ہی ناکام و نامراد قتل کردے گئے پس اگر مین بھی معاذ اللہ

ایسا ہی مفتری ہوتا تو یوم افترا علی اللہ سے جو کم از کم ۱۸۸۰ء کا زمانہ ہے جبکہ براہین احمدیہ مین مامور و ملہم من اللہ اور چودہوین صدی کے مجدد ہونیگا دعویٰ کیا تھا جو اسوقت تک روبترقی رہا اور افترا مین کمی نہین ہوئی بلکہ دن بدن جھوٹے الہام گھڑ لنے کا شیوہ ہی اختیار کر لیا تو اس عرصہ تک جسکی میعاد ۲۷ سال سے اوپر ہو چکی ہے ہرگز زندہ نہ رہتا فوراً ہی چند سال کے اندر ہلاک کر دیا جاتا اور اپنے اشد دشمنون لیکھرام ۔ قصوری ۔ جموئی ۔ لاہوری فرعون ۔ بٹالوی ۔ امرتسری ۔ دہلوی ۔ لکھوکوی ۔ وغیرہ وغیرہ کے سامنے ہی نامراد و ناکام ہلاک ہو گیا ہوتا ۔ یہان پر ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وہ عقیدہ اور مذہب بھی نقل کر دیتے ہین جس سے معلوم ہو جائے کہ بہت عمر سے کتنی مراد ہے حضور پرنور نے ایک اشتہار کے ذریعہ تمام مولویون صوفیون مسلمانون کو چیلنج دیا تھا کہ اگر کوئی شخص کسی ایسے مدعی کا ثبوت دے جس نے الہام و نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا ہو اور پھر ۲۳ سال تک مثل زمانہ نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہ اس دعوے پر قائم رہکر قتل و ہلاکت سے بچایا گیا ہو تو ہم ایسی نظیر پیش کرنے والے کو مبلغ پانسو روپیہ انعام دینگے اور یہ ۲۳ سال جو معیار صداقت بیان کئے ہین قرآن مجید کی محولہ بالا آیت ولو تقول علینا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ۲۳ سالہ زندگی سے استنباط کر کے قرار دئے ہین جیسا کہ حضور فرماتے ہین کہ

رسالہ اربعین نمبر ۳ مین گو ہم دلایل بینہ سے لکہہ چکے ہین کہ قدیم سے سنتہ اللہ یہی ہے کہ جو شخص خدا پر افترا کرے وہ ہلاک کیا جاتا ہے مگر پہر دوبارہ ہم عقلمندون کو یاد دلاتے ہین کہ قرآن شریف کی دلیل کو بنظر تحقیر دیکہنے سے خدا سے ڈرین۔ صاف ظاہر ہے کہ اللہ تعالی نے آیت لو تقول علینا کو بطور لغو نہین لکہا جس سے کوئی حجت قائم نہین ہو سکتی اور خدا تعالی ہر ایک لغو کام سے پاک ہے پس جس حالت مین اوس حکیم نے اس آیت کو محل استدلال پر بیان کیا ہے تو اس سے ماننا پڑتا ہے کہ اگر کوئی شخص بطور افترا کے نبوت اور ماموں من اللہ ہونیکا دعوی کرے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ نبوت کے مانند ہرگز زندگی نہین پائیگا۔ ورنہ استدلال کسی طرح صحیح نہین ٹہیریگا اور کوئی ذریعہ اسکے سمجہنے کا قائم نہین ہوگا کیونکہ اگر خدا پر افترا کر کے اور جہوٹا دعوی ماموں من اللہ ہونیکا کر کے تیئیس ۲۳ برس تک زندگی پالے اور ہلاک نہو تو بلاشبہ ایک منکر کیلئے حق پیدا ہو جائیگا کہ وہ یہ اعتراض کرے کہ جبکہ اس دروغ گوئے جسکا دروغ گو ہونا تم تسلیم کرتے ہو تیئیس ۲۳ برس

تک یا اس سے زیادہ عرصہ تک زندگی پائی اور ہلاک نہ ہوا تو ہم کیونکر سمجھین کہ ایسے کاذب کی مانند تمہارا نبی نہین تھا۔ ایک کاذب کو تیئیس ۲۳ برس تک مہلت مل جانا صاف اس بات پر دلیل ہے کہ ہر ایک کاذب کو ایسی مہلت مل سکتی ہے۔ پھر **لو تقول علینا** کا صدق لوگون پر کیونکر ظاہر ہوگا اور اس بات پر یقین کرنے کیلئے کون سے دلائل پیدا ہونگے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم افترا کرتے تو ضرور تیئیس ۲۳ برس کے اندر اندر ہلاک کئے جاتے۔ لیکن اگر دوسرے لوگ افترا کرین تو وہ تیئیس برس سے زیادہ مدت تک بھی زندہ رہسکتے ہین اور خدا انکو ہلاک نہین کرتا۔" بلفظہ اربعین نمبر ۳ صفحہ ۲ اور

مین بار بار کہتا ہون کہ صادقون کیلئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا زمانہ نہایت صحیح پیمانہ ہے اور ہرگز ممکن نہین کہ کوئی شخص جھوٹا ہو کر اور خدا پر افترا کر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ نبوت کے موافق یعنی تیئیس برس تک مہلت پاسکے ضرور ہلاک ہوگا۔" بلفظہ اربعین نمبر ۴ صفحہ ۵

سو اسیطرح ان لوگونکے منصوبون کے برخلاف خدانے مجھے وعدہ دیا کہ مین اسّی برس یا دو تین برس کم زیادہ

تیری عمر کرونگا تا لوگ کمی عمر سے کاذب ہونیکا نتیجہ نہ نکال سکیں " بلفظہ اربعین نمبر ۳ صہ ۹

خدا تعالی کی تمام پاک کتابین اس بات پر متفق ہین کہ جھوٹا نبی ہلاک کیا جاتا ہے اب اوسکے مقابل یہ پیشکرنا کہ اکبر بادشاہ نے نبوت کا دعویٰ کیا یا روشن دین جالندہری نے دعوی کیا یا کسی اور شخص نے دعوی کیا اور وہ ہلاک نہین ہوئے (جیسا کہ کسی دشمن دین نے قطع الوتین لکھکر اپنی جہالت اور ضلالت کا ثبوت دیا ہے۔احمدی) یہ ایک دوسری حماقت ہے جو ظاہر کیجاتی ہے بھلا اگر یہ سچ ہے کہ ان لوگون نے نبوت کے دعوی کئے اور تیئیس ۲۳ برس تک ہلاک نہ ہوے تو پہلے اُن لوگون کی خاص تحریر سے اونکا دعوی ثابت کرنا چاہئے اور وہ الہام پیش کرنا چاہئے جو الہام انہون نے خدا کے نام پر لوگون کو سُنایا یعنی یہ کہا کہ ان لفظون کے ساتھ میرے پر وحی نازل ہوئی ہے کہ مین خدا کا رسول ہون۔ کیونکہ ہماری تمام بحث وحی نبوت مین ہے جسکی نسبت یہ ضروری ہے کہ بعض کلمات پیش کرکے کہا جاوے کہ یہ خدا کا کلام ہے جو ہمارے پر نازل ہوا ہے۔ پھر بعد اسکے

یہ ثبوت دینا چاہئے کہ جو تیئیس ۲۳ برس تک کلام الہی اوسپر
نازل ہوتا رہا وہ کیا ہے جس سے پتہ لگ سکے کہ
تیئیس برس تک متفرق وقتون مین وہ کلام اس غرض
سے پیش کیا گیا تھا کہ وہ خدا کا کلام ہے جبتک ایسا
نہ ہو تب تک بے ایمانون کی طرح قرآن شریف پر حملہ
کرنا اور آیت لو تقول کو ہنسی مین اوڑانا اون شریر لوگون
کا کام ہے جو صرف زبان سے کلمہ پڑہتے ہین اور
باطن مین اسلام سے بھی منکر ہین،، اربعین نمبر ۴ صہ ۱۱
الحمد للہ کہ حضور پر نور مسیح موعود علیہ السلام کا مذہب اور عقیدہ بصراحتہ الیقین
اس اقتباس سے معلوم ہو گیا کہ آپ کے عقیدہ مین کوئی مدعی
جو جہوٹی نبوت کا دعویٰ کرے ۲۳ سال تک زندہ نہین رہسکتا
پس بہت عمر جس مفسد و کذاب کو نہ ملنے کا اشتہار ۱۵ اپریل
والے مین تمہیداً ذکر کیا ہے اوس سے مدعی نبوت کاذبہ مراد ہی
نہ کہ محض مفتری و کاذب۔ ان بیانات واضحہ کی موجودگی مین بھی
اگر کذاب امرتسری یہی کہتا رہے کہ اشتہار مذکور کی عبارت متنازعہ
مین جس مفسد اور کذاب کو بہت عمر نہ ملنے کا بیان ہے اوس سے
مدعی نبوت کاذبہ یا اوس کا ۲۳ سال تک عمر پانا مراد نہین بلکہ
اشتہار دینے کی تاریخ سے شمار عمر کیا جانا اور صادق کی زندگی
مین مرنیوالے کا کاذب ہونا مقصود ہے تو اسکے لئے وہ اسی

قسم کی کوئی تحریر اپنے دعوے پر منجانب حضرت اقدس پیش کرے جس سے صراحتہً ثابت ہو جائے کہ فقرہ متنازعہ کا مطلب ۲۳ سالہ زندگی پانا نہین۔ مگر فقرہ متنازعہ کو ہی جس سے کہ دعوی کیا گیا ہے دلیل مین پیش کرنا علم مناظرہ سے بے بضاعتی اور جہالت کا ثبوت ہوگا۔ کیونکہ امر متنازعہ کو ہی دلیل گردا ننا اصلاح مناظرہ مین مصادرہ علی المطلوب کہلاتا ہے اگر امرتسری مناظر اسی متنازعہ اور بحث طلب فقرہ کو جزو دلیل بنانا چاہے تو پہلے اپنا رسالہ حادث وید مطبوعہ ۱۹۰۳ء کہو ملکر سامنے رکھلے جسمین لکھا ہے کہ

"ایسے ثبوت کو علم مناظرہ مین مصادرہ علی المطلوب کہتے ہین یعنی دعوی ہی کو جزو دلیل بنایا جاوے افسوس اس فاضل مصنف (بہومکا) نے اسپر غور نہ کیا کہ یہی فقرہ تو زیر بحث ہے کہ وید کی عمر دنیا کی عمر کے برابر ہے یا کم مگر مصنف موصوف نے اسی کو پہلے اپنی دلیل کا مقدمہ بنا لیا بلفظہ صہ ۱۳ سطر ۸

اگر کوئی شخص یہ کہے کہ تم نے جو مرزا صاحب علیہ السلام کی کتابون سے اقتباس نقل کئے ہین وہ اس فقرہ کی شرح نہیں ہو سکتے کیونکہ فقرہ متنازعہ مین تو کوئی ایسا لفظ ملتا نہین جسکا یہ مطلب جو تم نے بیان کیا ہے سمجھا جائے" تو اسکا ایک جواب تو وہ ہے جو اصول

موضوعہ ثنائی نمبر ۶ مندرجہ ترک اسلام سے ہم اسی رسالہ مین بصفحہ ۱۶ دے آئے ہین اور

دوسرا جواب یہ ہے

جسکو امرتسری نے ہماری آسانی کیلئے پہلے ہی لکھہ رکھا ہے۔ دیکھو رسالہ بحث تناسخ مطبوعہ اکتوبر ۹۹ سنہ جسمین امرتسری لکھتا ہی کہ

ہر ایک کلام کے معنی وہی صحیح ہوتے ہین جو متکلم کی منشاء کے مطابق ہون اور اگر کسی کلام کے ایسے معنی ہون جو متکلم اسکو صحیح نہ جانتا ہو گو اپنی کھینچ تان سے ہم انکو سیدہا بھی کرلین مگر حقیقت مین سیدہے نہین ہون گے کیونکہ متکلم ان معنی سے انکاری ہے" بلفظہ صفحہ ۵

یہ ہم اوپر بالتصریح بتا آئے ہین کہ متکلم یعنی مرزا صاحب علیہ السلام اس سے انکاری ہین کہ ہر ایک مفسد و کذاب صادق کی زندگی مین بغیر مباہلہ ہی مرجاتا ہے یا بجز مدعی نبوت کاذبہ کے کسی اور کاذب و مکذب کو ۲۳ سال تک تکذیب مین مہلت دیا جانا خلاف قانون الہی ہے۔ لہذا جن معنون کو متکلم صحیح نہ جانتا ہو وہ ثنائی کھینچ تان سے اگر سیدہے بہی کر لئے جاوین تو وہ حقیقت مین سیدہے نہین ہونگے" ثناءاللہ کا ایسے فقرات سے اپنا الو سیدہا کرنا اوسکی بددیانتی

اور شرارت کی دلیل ہے۔ ورنہ خلاف منشاء متکلم کسی کلام کے معنی اپنی طرف سے لگا کر اوسپر رائے زنی کرنیکا کسیکو حق ہی کیا ہے اور خاصکر اس شخص کا تو یہ قطعاً حق نہین جو خود قایل ہو کہ

"سب آفتون کی جڑ یہی ہے کہ متکلم سے اسکے کلام کے معنی دریافت کرنیسے پہلے ہی اسپر رائے زنی کیجائے اور آپ اسکی شرح کر کے حاشیہ چڑھایا جاوے"

بلفظہ تفسیر ثنائی جلد اول حاشیہ نمبر ۷ صفحہ ۴۸

ناظرین! یہ خدا تعالیٰ کا خاص ہمپر فضل ہے کہ ہم ثنائی رگ پٹھے سے بخوبی واقف ہین۔ اور ہمارا دعویٰ ہے کہ ثنائی علم مناظرہ اور امرتسری اہلحدیث کے لٹریچر مین ہمین اسقدر دخل ہے جسکے برابر خود ثناء اللہ کو بھی نہین۔ ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء

بضمن بحث نمبر ۲ دوئم ہم نے لکھا تھا کہ مفتری علی اللہ یعنی مدعی نبوت کاذبہ اور محض مفتری و مکذب کے ساتھ خدائی سلوک جو دنیا مین ہوتا ہے اسکو بتاتے ہین سو جھوٹے مدعی نبوت کا حال تو ہم نے بقدر ضرورت نقل کر دیا ہے اب محض مفتری و مکذب کا حال سناتے ہین

محض مفتری و مکذب سے خدائی سلوک

دنیا مین یہ ہوتا ہے کہ اسکو شرارت اور خباثت مین چھوڑ کر مہلت دیجاتی ہے اوسوقت تک کہ اسکی شرارت و فسق و فجور

کا اور تکذیب کا مادہ پختہ ہو کر اپنے اوس انتہائی نقطہ تک نہ پہونچ جائے جسکے بعد وہ مورد غضب الہی ہوتا ہے جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہین۔

"لیکن ایک ایسا شخص جو اپنے تئین مامور من اللہ کا دعوی کر کے قوم کا مصلح قرار نہین دیتا اور نہ نبوت اور رسالت کا مدعی بنتا ہے اور محض ہنسی کے طور پر یا لوگون کو اپنا رسوخ جتلانے کیلئے دعوی کرتا ہے کہ مجھے یہ خواب آیا یا الہام ہوا اور جھوٹ بولتا ہے یا اسمین جھوٹ ملاتا ہے وہ اس نجاست کے کیڑے کی طرح ہے جو نجاست مین ہی مرجاتا ہے۔ ایسا خبیث اس لایق نہین کہ خدا اسکو یہ عزت دے کہ تو نے اگر میرے پر افترا کیا تو مین تجھے ہلاک کر دونگا بلکہ وہ بوجہ اپنی نہایت درجہ کی ذلت کے قابل التفات نہین کوئی شخص اسکی پیروی نہین کرتا کوئی شخص اسکو نبی یا رسول یا مامور من اللہ نہین سمجھتا"
بلفظہ اربعین نمبر ۳ صفحہ ۲۰

پھر ایک دوسرے مقام پر مکذبین و مکفرین و منکرین رسل کو مہلت دئے جانیکا بدین کلمات اظہار فرماتے ہین کہ

ولقد استھزء برسل من قبلک فاملیت للذین کفروا ثم اخذتھم فکیف کان عقاب یعنی پہلے بھی رسولون پر ٹھٹھا کیا گیا پس ہم نے

اُن کافرون کو جو ٹہٹّا کرتے تھے مہلت دی پہر جب وہ اپنے ٹہٹّے مین کمال تک پہنچ گئے۔ تب ہم نے انکو پکڑ لیا اور لوگون نے دیکہہ لیا کہ کیونکر ہمارا عقاب اُن پر وارد ہوا اور پہر فرمایا ہے و مکروا مکراً و مکرنا مکراً وھم لا یشعرون یعنی کافرون نے اسلام کے مٹانیکیلئے ایک مکر کیا اور ہم نے بھی ایک مکر کیا یعنی یہ کہ انکو مکاریون مین بڑہنے دیا تاکہ وہ ایسے درجہ شرارت پر پہنچ جائین کہ جو سنۃ اللہ کے موافق عذاب نازل ہونیکا درجہ ہے" بلفظہ الشریف انوار الاسلام صہ ۱۲

آیت اول مندرجہ اقتباس منقولہ کا ثنائی تفسیر مین حسب ذیل بیان ہے

"یہ بگاڑ کفار کا کچہہ تجہہ ہی سے نہین بلکہ تجہہ سے پہلے کئی ایک رسولون سے ہنسی اوڑائی گئی پہر مین (خدا) نے کافرون کو مہلت دی کہ اتنے وقت مین جو چاہین کرلین مگر وہ باز نہ آئے پس مین نے انکو خوب پکڑا پھر میرا عذاب ہوا" بلفظہ تفسیر ثنائی جلد چہارم صہ ۱۶۷

خدا تعالیٰ مکذبین کے حق مین ایک جگہ فرماتا ہے کہ

والذین کذبوا بایٰتنا سنستدرجھم من حیث لا یعلمون۔ واملی لھم

ان کیدی متین (الاعراف) اور جو لوگ ہمارے حکموںسے
منکر ہین ہم انکو بتدریج ایسے راستہ سے جسے وہ نہین
جانتے جہنم کی طرف گھسیٹینگے اور اب تو مین انکو **ڈھیل**
دے رہا ہون یقیناً سمجھو کہ میرا داؤ بڑا ہی مضبوط ہے"
بلفظہ تفسیر ثنائی جلد سوم صفحہ ۱۸۳

عبارات منقولہ بالا سے گو یہہ امر روشن ہو گیا کہ برائے قانون
خداوندی مکذب اور مفتری سے جو کہ مدعی الہام و ماموریت
نہ ہو خدا کا قانون یہ ہے کہ اسکو اسکی شرارت مین اس غرض
سے کہ اسکا پیالہ لبریز ہو جائے ڈھیل اور مہلت دیجاتی ہے
مگر ہم مناسب سمجھتے ہین کہ اس جگہ وہ خاص اقرار امرتسری مکذب
اور اسکے حاشیہ نشینون کا جو مقدمہ ہذا مین بجواب استغاثہ
مستغیث بذریعہ اخبار اہلحدیث پیش ہوا تھا نقل کر کے اسکے
متعلق بھی ضروری بحث کر جائین۔

معزز ناظرین! آپ کو یاد ہو گا کہ امرتسری نے جو جواب حضرت
مسیح موعود علیہ السلام کے اشتہار مورخہ ۱۵ اپریل ۷ء
کا دیا تھا اوسمین اور اسکے بعد بھی امرتسری نے بہ تصدیق خود
اشتہار متنازعہ کے اس فقرہ پر کہ "مین جانتا ہون مفسد اور
کذاب کی بہت عمر نہین ہوتی" مندرجہ ذیل حاشیہ لکھا تھا
جسکو پہلے ہم کئی جگہ نقل کر چکے ہین مگر ضرورتاً یہان پھر نقل

کرتے ہین اور ساتھ ہی خطوط وحدانی کے اندر اسپر ریمارک کرینگے - وہو ہذا

"آپ اس دعوے مین (کہ مفسد اور کذاب کی بہت عمر نہین ہوتی) قرآن شریف کے صریح خلاف کہہ رہے ہین (یہ تمہاری جہالت اور دین سے بیخبری یا حق کی مخالفت کا نتیجہ ہے کہ حضور پرنور کے منشاء کے خلاف اپنی طرف سے ہی ایک معنی قرار دیکر جس سے متکلم بوجوہات مندرجہ صدر انکاری ہے اوس دعوے کو جو عین مطابق قرآن ہے خلاف قرآن کہکر اظہار حماقت کیا - مرزا صاحب کا منشاء اوس مفسد اور کذاب کو لمبی عمر نہ ملنے کا ہے جو جھوٹا ملہم اور مامور من اللہ ہے نہ کہ محض مکذب اور مفسد کیونکہ حضور انور خوب جانتے تھے کہ مسیلمہ کذاب اور خود آپکی زمانے میں شیخ دہلوی اور گنگوہی وغیرہ باوجود مفسد اور کذاب ہونیکی بڑی عمرین پاگئے ہین - احمدی) قرآن تو کہتا ہے کہ بدکارون کو خدا کی طرف سے مہلت ملتی ہے (مرزا صاحب علیہ السلام بھی اون بدکارونکو جنکی بابت قرآن نے مہلت دیا جانا فرمایا ہے مہلت ملنا مانتے ہین جیسا کہ اوپر اربعین اور انوار الاسلام سے ہم حضرت اقدس کا یہ مذہب نقل کر چکے

ہین - احمدی) سنو من کان فی الضلالتہ فلیمد د لہ الرحمن مدا۔ اور انما نملی لہم لیزداد وا اثما اور دیمدہم فی طغیانہم یعمہون وغیرہ آیات تمہاری اس دلیل کی تکذیب کرتی ہین۔ (تم جاہل ہو اور سخت بیوقوف تمہین اتنی بھی تمیز نہین کہ دعوی اور دلیل مین فرق کر سکو حضرت مہدی علیہ السلام نے اسجگہ کوئی دلیل مفسد اور کذاب کو بہت عمر نہ ملنے کی بیان نہین فرمائی صرف اپنا عقیدہ ظاہر کیا ہے جو بجائے خود ایک دعوے ہے نہ کہ دلیل لہذا تمہارا یہ کہنا کہ قرآنی آیات تمہاری اس دلیل کی تکذیب کرتی ہین سراسر جہوٹ اور حماقت ہے حالانکہ شروع مین خود تم نے اسکو دعوے کہہ کر اپنی تکذیب اول ہی کردی ہے۔ باقی یہ امر کہ تمہاری آیات منقولہ سے حضرت اقدس کا دعوی رد ہوتا ہے بالکل لغو ہے ان آیات مین تمہارے جیسے مکذب اور مفسدون کو بہت عمر اور مہلت ملنے کا قانون بتایا گیا ہے نہ اوس مفسد کو جو الہام و نبوت کا جہوٹا دعوی کرنے والا ہے الحمد کم اور سنو ابل متعنا ھؤلاء و اباءھم حتی طال علیہم العمر جسکے صاف معنی ہین کہ خدا تعالی جہوٹے دغاباز مفسد اور نافرمان لوگون کو لمبی عمرین دیا کرتا ہے تاکہ وہ اس

مہلت مین اور بھی بڑے کام کرلین ۔ (ہم بھی تو یہی مانتے ہین کہ اس آیت یا ایسی دیگر آیات مین جن مفسدون اور نافرمانون کو لمبی عمر اور مہلت دیا جانا بیان ہوا ہے وہ تمہارے جیسے نافرمان اور مفسد ہین جنکا کام استہزا بالرسل ہوتا ہے نہ کہ مفتری علی اللہ آیت منقولہ کو اوپر سے پڑہو تو تم کو معلوم ہو جائیگا کہ جنکو بہت عمر ملنے کا اس آیت مین ذکر ہے وہ مکذبین رسل و مشرکین ہین نہ کہ تقول علی اللہ کرکے الہام کا جہوٹا دعوی کرنیوالے ۔ احمدی) پہر تم کیسے من گہڑت اصول بتلاتے ہو کہ ایسے لوگون کو بہت عمر نہین ملتی ،، (تم بڑے بوجہہ بجھکڑ ہو کہ اپنی جہالت پر نہین روتے کہ مدعی یعنی مرزا صاحب کا منشاء تو اون لوگون کو بہت عمر نہ ملنے کا ہے جو مفتری علی اللہ ہون جیسا کہ اربعین سے ہم مدعی کا مذہب نقل کرآئے ہین اور تم وہ آیات نقل کرکے معارضہ کرتے ہو جنمین محض مفتری اور مکذب اور مفسد اور نافرمان کو بہت عمر اور مہلت دیئے جانیکا بیان ہے اور دونون مین جسقدر فرق ہے وہ خود آیات محولہ سے ہی ظاہر ہو رہا ہے باوجود اس حماقت کے مدعی کے قرآنی اصول کو تو من گہڑت بتاتے ہو اور شرارت سے جن آیات مین اپنا منہہ دیکہتے ہو اُن سے معارضہ کرکے

اپنی جان چھڑاتے ہو جو چھوٹ نہین سکتی۔ احمدی)
یہ ہے امرتسری مفسر کی قرآن دانی۔ کہ مرزا صاحب علیہ السلام تو ایسے
کذاب کو بہت عمر نہ ملنے کے مدعی ہین جو مفتری علی اللہ ہو اور امرتسری
ایسے کاذبون کا ذکر کرکے معارضہ کرتا ہے جو مکذب رسل اور منافق
اور مشرک ہون ؏ ببین تفاوت راہ از کجاست تا بکجا۔ کوئی
یہ نہ کہے کہ ۲۶ اپریل کے اہلحدیث مین حاشیہ ہے وہ سب ایڈیٹر
کیطرف سے ہے ثناء اللہ اوسکا جوابدہ نہین۔ ایسا خیال بہی نہ کرنا
ثناء اللہ کا یہ مسلمہ اصول ہے۔ اور اسکی تصدیق وہ کرچکا ہے چنانچہ
۱۵ مئی سنہ ۱۹۰۸ کے اہلحدیث مین بصفحہ ۶ خود ایک آیت ان مین سے
لکہتا ہے کہ "ہم قانون خداوندی و یمدھم فی طغیانھم یعمھون۔
پر نظر ڈالکر (مرزا صاحب کی وفات کے) ایسی جلدی کے متوقع
نہ تھے جتنی جلدی کی خبر ہمکو آج ہمارے دوست (سابق مرید از شعار)
ڈاکٹر عبد الحکیم خان نے سنائی ہے" علاوہ ازین اسی نوٹ مندرجہ
حاشیہ اہلحدیث ۲۶ اپریل سنہ کی نسبت ثنائی اقرار یہ ہے کہ

"مین اسکو صحیح جانتا ہون اور اسکو مرزا کے حق مین سمجھتا
ہون کیونکہ وہ صرف اس اصول کے توڑنے کو تہا کہ مفسد
اور کذاب کی عمر بہت نہین ہوتی" بلفظہ اہلحدیث ۱۴ جولائی
سنہ صہ ۳

پیارے ناظرین! آئے آپکو ہم ثنائی بیحیائی کا ایک اور نمونہ دکہاوین

منقولہ بالا عبارت لکھنے کے بعد امرتسری جہل مرکب کہتا ہے کہ

"اسکی (یعنی مفسد کو بہت عمر نہین ملتی) تردید یون تھی کہ مفسد اور کذاب کی عمر کبھی بہت ہو جاتی ہے چنانچہ خود مرزا کی عمر بقول اسکے پچہتر سال کی ہوئی حالانکہ حدیث مین آیا ہے اعمار امتی بین ستین و سبعین وقل من یجوذ یعنی امت محمدیہ کی عمر ساٹھ ستر کے درمیان ہوگی اور بہت کم اس سے آگے بڑہینگے مرزا کی عمر اس حدیث اور طبی قاعدہ سے بھی طبعی عمر سے بڑہگئی تھی پس وہ یمدھم فی طغیانھم یعمھون کی ذیل مین آگیا اور مین تو ابہی پورے چالیس سال کا ہوا ہون پہر کیونکر کوئی دانا کہہ سکتا ہے کہ میری عمر اسوقت تک بہت لمبی ہوئی ہے (آئندہ کی خبر نہین) ..... پس سمجھو کہ میری چالیس سالہ عمر کے مقابلہ پر بقول مرزا پچہتر سالہ عمر پانیوالا بڑی عمر پاکر مرا اور یہی اوس نوٹ کا مطلب تھا کہ جھوٹے بہی کبھی کبھی عمر طبعی سے بڑہجاتے ہین" بلفظہ اہلحدیث ۳۱ جولائی ۱۹۰۸ء

ناظرین! شاید آپ اس تنائی باوہ سرائی کو نہ سمجھے ہون جسمین کذاب اثیم امرتسری خود سرنے ناقابل معافی شرارت سے کام لیکر پوری بے حیائی برتی ہے اسلیئے ہم اسکو اسکی تار تار کر کے

اصلیت دکہادیتے ہین۔ سنئے۔ امرتسری کہتا ہے کہ ۲۶ اپریل کے اہلحدیث والے نوٹ کا صرف یہ مطلب تھا کہ "جہوٹے بہی کبہی کبہی عمر طبعی سے بڑہ جاتے ہین" چنانچہ مرزا صاحب کی عمر بقول خود ۷۵ سال کی ہوئی حالانکہ حدیث مین امت محمدیہ کی طبعی عمر ۶۰-۷۰ کے درمیان بتائی گئی ہے چونکہ مرزا صاحب کی عمر اس حدیث اور طبی قاعدہ سے (جو ثنائی طب مین ہے) بہی طبعی عمر سے بڑہ گئی تہی پس وہ یمدھم فی طغیانھم یعمھون کی ذیل مین آگئی" یہ ہے ثنائی حدیث دانی اور قرآن خوانی کہ کس قابلیت سے حدیث اعمار امتی بین ستین وسبعین کی مطابقت آیت یمدھم فی طغیانھم یعمھون کے ساتھہ کر دکہلائی ہے۔ کہ گویا ۷۰ سال سے متجاوز عمر والا انسان طبعی عمر سے بڑہجاتا ہے اور یہ درازی عمر اسکے کاذب ہونیکی دلیل ہے اور ۷۰ سے زیادہ سال عمر پانیسے وہ آیت یمدھم فی طغیانھم یعمھون کی ذیل مین آجاتا ہے اسکو یاد رکہئے اور ذیل مین اسی حدیث کے خلاف ثناءاللہ کے روحانی بالون کی عمرونکو ملاحظہ فرمائے جسکو فخریہ طور پر امرتسری نے مرقع اگست سنہ ء کے صفحہ ۳۰ پر اس طرح لکہا ہے کہ

"محدث دہلوی ایکسو دس سال کی عمر مین اور محدث گنگوہی اسی سال کی عمر مین انتقال ہوئے اور حدیث شریف مین آیا ہے کہ اعمار امتی بین ستین و سبعین"

قل من یجوز میری امت کی عمرین ساٹھ ستر سال کے
درمیان ہون گی بہت کم آگے بڑھینگے۔ دونون بزرگوار
عام عمر طبعی سے بہت آگے بڑھکر انتقال ہوئے" بلفظہ
اب اشر الناس امرتسری خناس سے کوئی پوچھے کہ حضرت مرزا
صاحب علیہ السلام کا اس حدیث کے مطابق ۷۰ سال سے متجاوز
ہو جانا تو یمدھم فی طغیانھم یعمھون مین داخل ہے مگر دہلوی اور گنگوہی
کا اس حدیث اور طبعی عمر سے بہت آگے بڑھ جانا بل متعنا ھؤلاء
و اباءھم حتی طال علیھم العمر اور انما نملی لھم لیزدادوا اثما
کے مصداق ہونیسے ثنائی قاعدہ مانع ہے دیکھا او مکار!

لا یحیق المکر السیئ الا باھلہ کا نظارہ کہ ؎
تو آپ اپنے دام مین صیاد آگیا

آگے چلئے دوسری بات امرتسری یہ کہتا ہے کہ
"دجاجلہ نے اصل درازی اور تاخیر موت مین دانستہ
یا جہالت سے تمیز نہین کی نوٹ مذکور کا مطلب اصل
درازی سے تھا جو مرزا کو حاصل ہو چکی یہ نہ تھا کہ مقابلہ
مین بوقت تحدی جھوٹے کی زندگی سچے سے کم ہوتی ہے
" صہ ۴

شیر السلام۔ یہ کذاب اشر امرتسری خود سر کی جہالت ہے کہ متکلم
کے منشاء کے خلاف کل عمر کی درازی مراد بتاتا ہے۔ خدائی قانون

مین اور متکلم کے عقیدہ مین درازی عمر سے مراد افتراء علی اللہ کے دن سے لیکر عمر کی درازی ہے اور عقل سلیم بھی اسکو تسلیم کرتی ہے کہ سزا کا وقت تب ہی آنا چاہئیے جبکہ کوئی مجرم کسی جرم کا ارتکاب کرے نہ کہ ارتکاب جرم سے پہلے ہی میعاد سزا شروع ہو جائے
پس مفتری علی اللہ اسوقت سے مستوجب سزا قرار پاتا ہے جب سے کہ وہ تقول علی اللہ کے جرم کا مرتکب ہوتا ہے نہ کہ قبل سے ہی اور اوسکی سزا جو قطع الوتین یا ہلاکت یا عدم درازی عمر ہے وہ یوم افتراء سے محسوب ہونی اور وارد ہونی چاہئیے نہ کہ یوم تولد سے - لہذا اس تقریر سے واضح ہو گیا کہ متقول علی اللہ کو یوم تقول سے بہت عمر نہین ملتی اگر وہ مثل مدعیان نبوت صادقہ ادعاء الہام و ماموریت کے دن سے لیکر دم وفات تک عمر پا جائے تو صادق ہوگا اور اگر مثل مدعیان نبوت کاذبہ یوم افتراء علی اللہ سے ہلاکت کے دن تک چند سال مین سزاء قطع الوتین کا سزاوار قرار پائے تو کاذب ہوگا - ایسا ہی مکذب و محض مفتری کو سمجھو کہ اوسکی مہلت کا شمار زیر قانون الہی انما نملی لھم لیزدادوا اثما اور ومن کان فی الضلالتہ فلیمدد لہ الرحمن مدا یوم تکذیب و افتراء سے شروع ہوگا سو اسکے مطابق مغرور و مغلوب دشمن کو تکذیب کے دن سے مہلت ملنی شروع ہوئی ہے جسکی میعاد انشاء اللہ قریب الختم ہے اور پیمانہ مہلت کاذب لبریز ہونیکو ہے عنقریب آسمان

سے وارنٹ گرفتاری آنیوالا ہے

رہا مکذب کا یہ دعوی کہ "اصل درازی عمر مرزا کو حاصل ہو چکی جس سے کہ وہ آیات پیش کردہ جواب دعوی مدعا علیہ کے مصداق ٹہیر گئے" بالکل باطل ہے۔ نہ ان آیات کا تعلق مرزا صاحب علیہ السلام سے ہے کیونکہ آپ مدعی نبوت و رسالت والہام تھے اور یہ آیات محض مفتری اور مکذبین کے متعلق ہین اور نہ آپ کی عمر ایسی درازی کی مصداق ہے جو کاذبون کیلئے مقرر ہے۔ البتہ ایکسو دس سال کا دہلوی حنفی طال علیہم العمر کی ذیل ہین بری طرح داخل ہو گیا جسکا جواب نہین ہے

دیدی کہ خون ناحق پروانہ شمع را چندان امان نہ داد کہ شب را سحر کند

بعد ازین ہم ناظرین کو پھر اصل کلام کی طرف لیجاتے ہین کہ محض مفتری اور مکذب کو حسب قانون خدائی مسلمہ فریقین دنیا مین مہلت اور ڈھیل ملتی ہے جس سے کہ وہ اُس حد تک پہونچ جاے جو اوسکو قعر جہنم مین جلد گرادے۔ اور اس مضمون کے ساتھ ہی تنقیح دوم بھی فیصل ہو گئی کہ ۱۵ اپریل والے اشتہار مین جس مفسد اور کذاب کو لمبی عمر نہ ملنے کا ذکر ہے اوس سے ایسے کذاب اور مفسد مراد ہین جو جھوٹے مدعیان ماموریت و نبوت ہون اور اس دعوے پر وہ ۲۳ سال تک عمر نہین پا سکتے بلکہ بہت جلد یوم افترا علی اللہ سے قتل و ہلاک کر دئے جاتے ہین۔

تنقیح سوم۔ اگر مرزا صاحب کا یہ مذہب ہے کہ ہر ایک مفسد اور کذّاب کا صادق کی زندگی مین مر جانا ضروری نہین تو پہر یہ کیون لکہا کہ " اگر مین مفتری ہون تو ثناء اللہ کے سامنے ہلاک ہو جاونگا اور اگر ثناء اللہ کاذب ہے تو میری زندگی مین طاعون سے ہلاک ہوگا۔ ورنہ مین خدا کی طرف سے نہین " کیا اس سے ثابت نہین ہوتا کہ خاص اس مقدمہ مین مرزا صاحب نے یہ معیار صدق ٹہیرالیا ہو؟

اس تنقیح کا بار ثبوت بھی وہابی گروہ امرتسری کے ذمہ ہے وہ یہ ثابت کرے کہ ثنائی مقدمہ مین مرزا صاحب علیہ السلام نے اپنے تمام عقاید منقولہ رسالہ ہذا کے خلاف بغیر مقابلہ ومباہلہ ہی کاذب کی موت کو صادق کے صدق کی علامت یا معیار ٹہیرالیا تھا جبتک یہ ثبوت نہین ملتا ثنائی پارٹی کے حق مین تنقیح سوم کا فیصلہ بھی نہین ہوتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس فقرہ مندرجہ تنقیح سوم مین صرف اوس نتیجہ کا بیان ہے جو بصورت منظوری اُس دعاء مباہلہ کے جو تمہید مذکورہ سے آگے درج ہے پیدا ہوتا۔ یہ فی نفسہ نہ کوئی دعا ہے نہ پیشین گوئی۔ اسی لئے ساتھ ہی حضور انور نے ظاہر کر دیا کہ یہ بذریعہ الہام یا وحی بطور پیشین گوئی نہین کہا گیا لہذا اس تنقیح کو بھی بحق مدعی برخلاف مدعا علیہ فیصلہ کیا جاتا ہے۔

اور تمہید مندرجہ اشتہار ۱۵ اپریل ۱۹۰۷ء کا بیان یہان ختم کر کے تمام گذشتہ تقریر کا خلاصہ عرض کر دیتے ہین

خلاصہ ہماری تمام گذشتہ تقریر کا

یہ ہے کہ تمہید مین حضرت مسیح علیہ السلام نے ثناء اللہ کو مخاطب کر کے فرمایا ہے کہ مین بحضور رب العالمین تمہارے ساتھ فیصلہ کیلئے یہ درخواست پیش کرتا ہون جسمین دعاء مباہلہ بہی ہے اور درخواست فیصلہ بھی اگر تم نے دعاء مباہلہ کو بلا چون وچرا منظور کر لیا تو لاریب یہ نتیجہ ہوگا کہ صادق کی زندگی مین کاذب طاعونی موت سے ہلاک ہو جائیگا۔ اور جس مفسد کو بہت عمر نہ ملنے کا ذکر فرمایا ہے اوس سے وہ مفسد مراد ہے جو مدعی الہام و نبوت کاذبہ ہو جیسا کہ اگلے فقرہ مین اوس مفسد کا پتہ بہی بتا دیا کہ کس قسم کا مفسد اور کذاب بہت عمر نہین پاتا اور وہ فقرہ یہ ہے جو کہ اسکے متصل ہی واقع ہے کہ ”اوسکا ہلاک ہونا ہی بہتر ہوتا ہے تا کہ خدا کے بندون کو تباہ نہ کرے“ یعنی جہوٹے الہام سنا سنا کر اور جہوٹی نبوت کا دعوی کر کے باعث گمراہی مخلوق خدا نہ ہووے اس توضیح نے تشریح کر دی کہ مرزا صاحب علیہ السلام کی مراد مفسد اور کذاب سے کس قسم کا کذاب ہے۔ پس تمہید مین بجز اسکے کہ بروئے قانون الہی مفسد کے متعلق اپنے عقیدہ

کا بیان ہے یا دعا مباہلہ مندرجہ اشتہار کی منظوری پر جو نتیجہ ہوتا اوسکا ذکر ہے اور کچھ نہین - بدینصورت تمہید کی عبارت سے کسی قسم کا استدلال فریق مکذب کی بیہودگی پر دال ہے تمہید سے آگے ایک دعا ہے جسکے لئے یہ تمہید لکھی گئی اور وہ

دعاء مباہلہ ہے

جو یہ ہے کہ "مین خدا سے دعا کرتا ہون کہ اے میرے مالک بصیر و قدیر جو علیم و خبیر ہے جو میرے دل کے حالات سے واقف ہے اگر یہ دعوے مسیح موعود ہونیکا محض میرے نفس کا افترا ہے اور مین تیری نظر مین مفسد اور کذاب ہون اور دن رات افترا کرنا میرا کام ہے تو اے میرے پیارے مالک مین عاجزی سے تیری جناب مین دعا کرتا ہون کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کی زندگی مین مجھے ہلاک کر اور میری موت سے اُنکو اور اُنکی جماعت کو خوش کر دے آمین"

"مگر اے میرے کامل اور صادق خدا اگر مولوی ثناء اللہ ان تہمتون مین جو مجھپر لگاتا ہے حق پر نہین تو مین عاجزی سے تیری جناب مین دعا کرتا ہون کہ میری زندگی مین ہی انکو نابود کر - مگر نہ انسانی ہاتون سے بلکہ طاعون و ہیضہ وغیرہ امراض مہلکہ سے بجز اس صورت کے کہ وہ کھلے کھلے طور پر میرے روبرو

اور میری جماعت کے سامنے اُن تمام گالیون اور بدزبانیون سے توبہ کرے جنکو وہ فرض منصبی سمجھکر ہمیشہ مجھے دکھہ دیتا ہے۔ آمین یارب العالمین " بلفظہ اشتہار ۱۵ اپریل ۱۹۰۷ء

اس دعاء مباہلہ کی منظوری پر جو نتیجہ ہوتا وہ اوپر تمہید مین اسطرح ظاہر کردیا گیا تھا کہ " اگر مین کذّاب اور مفتری علی اللہ ہون تو مین ثناءاللہ کی زندگی مین ہلاک ہوجاونگا اور اگر ثناءاللہ کذّاب ہے تو وہ طاعون سے میری زندگی مین ہلاک ہوگا " بلامنظوری مباہلہ ایسا ہونا قطعاً جایز نہین۔

اس دعا کے دعاء مباہلہ ہونیسے کوئی سلیم الحواس انکار نہین کرسکتا۔ حتیٰ کہ خود ملزم امرتسری بہی تسلیم کرتا ہے کہ یہ دعاء مباہلہ ہے چنانچہ اپنے مرقع جون ۱۹۱۲ء مین دجال قادیانی پر **میرے مباہلہ** کا اثر نمبر ۲ " کے عنوان سے ایک مضمون لکھا ہے جسمین پوری کذب بیانی سے کام لیتا ہوا ثابت کرنے بیٹھا ہے کہ مرزا صاحب نے ۱۵ اپریل ۱۹۰۷ء کو میرے ساتھ جو **مباہلہ** کا اشتہار شایع کیا تھا اسکو ایک سال گذر چکا اور آجتک کوئی اثر اوسکا مجھپر نہین ہوا۔ حالانکہ مرزا صاحب کا عام اصول ہے کہ جو **دعا بطور مباہلہ** کے کیجاوے اُسکا اثر ایک سال تک ہوتا ہے ایک سال سے متجاوز نہین ہوتا

لعنۃ اللہ علی الکاذبین

(۱) "ان واقعات کو ملحوظ رکھکر کوئی دانا کہہ سکتا ہے کہ مرزا جی کی **دعاء مباہلہ** کا اثر کچھہ ظاہر ہوا" بلفظہ مرقع بقدر الضرورت صفحہ ۱۹

(۲) مولانا ابو الوفا کے ساتھ **مباہلہ کا اعلان** کیا تو اسکا بُرا اثر بھی آپ ہی پر پڑتا رہا" صفحہ ۲۴

جب ملزم کی زبان سے بھی ۱۵ اپریل والے اشتہار کی دعا کا دعاءِ مباہلہ ہونا ثابت ہو گیا تو اب ہم پوچھتے ہین کہ اگر امرتسری کاذب اسکو بلا چون و چرا قبول کر لیتا تو مباہلہ ہو جاتا یا نہین ؟ بیشک اسپر دستخط کر دینے سے مباہلہ کی تعریف مسلمہ ثنائی کہ "مباہلہ کے اصل معنی یہ ہین کہ فریقین بالمقابل ایک دوسرے کے حق مین بد دعا کرین" مرقع اکتوبر ۸ء صفحہ ۲۴ صادق آجاتی اور مباہلہ جب اپنے اصل معنون سے پورا ہو جاتا۔ تب وہ نتیجہ جو تمہید مین بتایا گیا تھا کہ کاذب صادق کی زندگی مین طاعون سے ہلاک ہوگا ضرور مترتب ہوتا۔ مگر افسوس کہ بزدل شیر قالین نے اس سے بری طرح جان بچائی اور مقابلہ مین نہ آیا دعاءِ مباہلہ کے بعد اشتہار مورخہ ۱۵ اپریل ۰۷ء مین بحضور رب العالمین احکم الحاکمین

عرض حال ہے

موجب یہ ہے کہ ۰۲ء مین انکے ہاتھ سے بہت ستایا گیا اور صبر کرتا رہا

مگر اب مین دیکھتا ہون کہ ان کی (یعنی ثناءاللہ علیہ ما علیہ کی) بدزبانی حد سے گذر گئی وہ مجھے اُن چورون اور ڈاکوؤن سے بھی بدتر جانتے ہین جنکا وجود دنیا کیلئے سخت نقصان رسان ہوتا ہے اور انہون نے ان تہمتون اور بدزبانیون مین آیت لا تقف ما لیس لک بہ علم پر بھی عمل نہین کیا اور تمام دنیا سے مجھے بدتر سمجھ لیا اور دور دور ملکون تک میری نسبت یہ پھیلا دیا ہے کہ یہ شخص درحقیقت مفسد اور ٹھگ اور دوکاندار اور کذاب اور مفتری اور نہایت درجہ کا بدآدمی ہے۔ سو اگر ایسے کلمات حق کے طالبون پر بد اثر نہ ڈالتے تو مین ان تہمتون پر صبر کرتا مگر مین دیکھتا ہون کہ مولوی ثناءاللہ انہین تہمتون کے ذریعے سے میرے سلسلہ کو نابود کرنا چاہتا ہے اور اس عمارت کو منہدم کرنا چاہتا ہے جو تو نے اے میرے آقا اور میرے بھیجنے والے اپنے ہاتھ سے بنائی ہے" بلفظہٖ اشتہار مذکور اسجگہ یہ امر نہایت قابل توجہ ہے کہ تمہید مین تو صرف ثناءاللہ کو خطاب کر کے اسکی شرارتون اور بدزبانیون کا بیان کیا ہے اور بعد اظہار شرارت ہار ثنائی شریر کو ہی مخاطب کر کے بتایا گیا ہے کہ اب میرا اور تیرا فیصلہ مباہلہ سے ہوگا بشرطیکہ شریر منظور کرلیتا اور یہ ایک عجیب نکتہ ہے کہ تمہید مین کسی جگہ بھی خیر الفاتحین احکم الحاکمین سے رو سے سخن نہین جس سے مضمون تمہید کے

دعا یا پیشین گوئی ہونے پر اشارہ ہی نکل سکے اور بعد دعا مباہلہ
تمام خطاب رب قدیر سمیع و بصیر سے ہے جسکو عرض حال سے
ہم نے موسوم کیا ہے اور عرض حال ختم کرتے ہی درخواست
برائے فیصلہ کیگئی ہے اس سے یہ امر بخوبی ظاہر ہو جاتا ہے
کہ تمہید صرف دعاء مباہلہ سے متعلق ہے اور عرض حال کا تعلق
درخواست فیصلہ سے ہے اور یہ دونوں صورتین ایک دوسری
سے علیحدہ ہین - اور یہ اس بنا پر ہین کہ حضرت مسیح موعود علیہ
السلام نے اول دعاء مباہلہ پیش کی اور ساتھ ہی خیال فرمایا
کہ اگر امرتسری مکذب نے اپنی قدیم عادت کے مطابق مباہلہ سے
گریز کر کے اسپر دستخط نہ کئے تو پھر یہ مقدمہ جون کا توں ہی رہا
اور نتیجہ کچھ بھی نہ نکلا - اسلئے آپ نے دوسرا طریق یہ سوچا کہ اپنے
مالک و حاکم حقیقی الحی القیوم خدا سے اپنا حال عرض کر کے اس
مقدمہ مین خدائی فیصلہ کیلئے اپنی ہی درخواست پیش کر دی تاکہ
مکذب اگر مباہلہ سے انکار کر جاوے تو خدائے قادر و توانا میری
درخواست فیصلہ کے ذریعہ خود ہی فیصلہ فرمائے - غرضیکہ کسی
پہلو سے راہ گریز و فرار وبہ مکار امرتسری عیار کیلئے نہین
چھوڑی - اگر مباہلہ منظور کرے تو طاعون کا لقمہ ہو اور مباہلہ
سے فرار ہو تو خدائی فیصلہ کا شکار ہو اسی بنا پر اس اشتہار
کا نام ایڈیٹر ثنائی ،، آخری فیصلہ ،، رکھا جسکے بعد ثنائی مقدمہ مین مزید

قیل وقال کی ضرورت ہی نہ رہے - آخرکار یہی ہوا کہ گو مباہلہ
کو نامنظور کر کے اوس طاعونی موت سے تو جو مدعی کی حیات مین
اسپر وارد ہوتی بچ گیا لیکن خدائی فیصلہ سے جو مطابق قانون
الٰہی - من کان فی الضلالۃ فلیمدد لہ الرحمٰن مدا و یمدھم فی
طغیانھم یعمھون صادر ہوا جسمین فریقین کو عذر و انکار نہ تھا اور مسلمہ طرفین
ہے نہ بچ سکا جسکا مفصل بیان آگے آئیگا انشاء اللہ الغرض خدا
کے حضور مین اپنا حال عرض کرنیکے بعد معاً وہ درخواست پیشکی جو

درخواست فیصلہ ہے

اور وہ یہ ہے "اسلئے (کہ ثناء اللہ اس عمارت کو منہدم کرنا چاہتا
ہے جو تونے اے میرے آقا اپنے ہاتھ سے بنائی ہے) اب
مین تیرے ہی تقدس اور رحمت کا دامن پکڑ کر تیری جناب
مین ملتجی ہون کہ مجھ مین اور ثناء اللہ مین سچا فیصلہ فرما" بلفظہ الشریف
اور پھر خدا کے فرمائے ہوئے الفاظ مین بھی اپنی درخواست
فیصلہ کو مزین فرمایا چنانچہ لکھا کہ

ربنا افتح بیننا و بین قومنا بالحق و انت خیر الفاتحین

یہ درخواست برائے صدور فیصلہ پیش کرنے کے بعد
صورت فیصلہ کے متعلق اپنی تمنا اور خواہش کا بدین الفاظ
اظہار کیا جو محض مدعی کی ایک

استدعاے

اور وہ یہ ہے "جو تیری نگاہ مین حقیقت مین مفسد اور کذاب ہے اسکو صادق کی زندگی مین ہی دنیا سے اٹھا لے یا کسی اور نہایت سخت آفت مین جو موت کے برابر ہو مبتلا کر۔ اے میرے پیارے مالک تو ایسا ہی کر۔ آمین ثم آمین" بلفظہ الشریف

ناظرین! یہ ایک جملہ انشائیہ ہے جسکو امرتسری مکذب حواس باختگی سے جملہ خبریہ کہکر اپنے ہمخیالون کو ضلالت کے گڑہے مین اور بھی دہکا دیکر گرا دیتا ہے اس استدعا کے آگے اشتہار کے آخر مین امرتسری ملزم ہے

یہ التماس ہے کہ

"بالآخر مولوی صاحب (ثناء اللہ) سے التماس ہے کہ وہ میرے اس تمام مضمون کو اپنے پرچہ مین چھاپ دین اور جو چاہین اسکے نیچے لکہدین اب فیصلہ خدا کے ہاتھ مین ہے" بلفظہ

اس مین تمام مضمون کو اہلحدیث مین چھاپنے کی اسلیئے التماس کیگئی تھی کہ ثناء اللہ بیہودہ یا تحریف کرے ایسا نہ ہو کہ تمہیدی بیانات کو اصلی قرار دیکر یا دعا مباہلہ و فیصلہ الہی ظاہر

کرکے دہوکہ دے جیسا کہ اوس نے ہر جگہ اس تحریف کا
پورا ثبوت بہی دیدیا ہے دیکہو مراسلہ ثنائی مندرجہ وطن مورخہ
۲۶ اپریل سنہ ۰۸ اور آہین کسقدر تحریف سے لکہتا ہے کہ مرزا صاحب
قادیانی نے نرالے فیصلہ کا اشتہار دیا ہے کہ

"مین مولوی ثناء اللہ سے بہت تنگ آگیا ہون
اوس نے مجہے بہت ستایا ہے اسلئے دعا کرتا ہون
کہ وہ میری زندگی مین ہی طاعون سے نہ مرے تو مین
جہوٹا اب فیصلہ خدا کے ہاتہہ مین ہے" بلفظہ

دیکہئے کسقدر تحریف ہے کہ بالکل مضمون کو ہی الٹ دیا کچہہ
الفاظ تمہید سے لئے اور کچہہ عرض حال سے اور کچہہ آخری
التماس سے - سب کو خلط ملط کرکے اپنی یہودیت کا پیش ثبوت
دیدیا - یہ وجوہات تہین جسکی پیش بندی کیلئے تمام مضمون کو
اہلحدیث مین چہاپنے کی التماس مدعی نے کی تہی - الحمد للہ
ہم نے باحسن وجوہ ثابت کرکے دکہلا دیا کہ اشتہار مورخہ
۱۵ اپریل سنہ ۰۷ء مین حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے چند
امور بیان کئے ہین جنمین سب سے اول ایک تمہید[1] ہے پہر
دعا مباہلہ[2] ہے پہر عرض حال[3] ہے اوسکے بعد درخواست
فیصلہ[4] ہے نیز اوس سے تمنا و استدعا[5] نوعیت
فیصلہ ہے آخر مین مدعا علیہ سے التماس[6] ہے مگر خودغرض

مکذّب بلا امتیاز باوجود ادعا ہمہ دانی و علم و فضل کے سب کو ایک ہی قرار دیکر اپنی مطلب براری چاہتا ہے اور لایعنی طور پر لکھتا ہے کہ

"اگر ہم اس فیصلہ کو مرزا صاحب کی صرف دعا ہی سمجھین اور ۲۵ اپریل کے بدر کے مضمون سے چشم پوشی بھی کر جائین تو یہ دعا ایسی نہین کہ معمولی دعا سمجھی جائے جسکا قبول ہونا نہ ہونا احتمالی ہو" مرقع اگست ۱۹۰۸ء صہ ۴۲

ناظرین! دیکھئے اسمین کسقدر فریب ہے کہ اشتہار مورخہ ۱۵ اپریل کو اپنے معمولی دروغ سے فیصلہ ہی قرار دیکر انجمن کاذبین کی ممبری نہین بلکہ سکرٹریت کا اظہار کرتا ہے حالانکہ کئی جگہ بزبان خود اقرار کر چکا ہے کہ اشتہار مذکور مین ایک تو فیصلہ[۱] کیلئے دعا ہے اور ایک صورت[۲] فیصلہ ہے جیسا کہ مرقع ماہ اکتوبر ۱۹۰۸ء مین بہت سا استہزا کرنے کے بعد لکھتا ہے کہ

"خدا کا نبی (اس سے مراد حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہین) اپنے مخالف (اس سے ثناء اللہ مراد ہے) کے ساتھ فیصلہ کی دعا کرے اور صورت فیصلہ شایع کر دیے" بلفظہٖ صہ ۲۶

پھر ایک جگہ لکھتا ہے کہ اس اشتہار کے ذریعہ

"مرزا صاحب مجھ میں اور اپنے میں خدائی فیصلہ چاہتے ہین" مرقع ستمبر ۱۹۰۸ء ص۵

کسقدر بددیانتی ہے کہ جس اشتہار کو درخواست فیصلہ اور دعا فیصلہ اور صورت فیصلہ کہہ چکا ہے اسی کو یہان فیصلہ بتاتا ہے کیا یہ دہوکہ دہی اور شرارت یا جہالت ثنائی نہین؟ بہر حال یہ امر مسلم ہے کہ حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کے اشتہار مین دعاء مباہلہ علیحدہ ہے اور درخواست فیصلہ جدا اور صورت فیصلہ جدا اور مقصود بالذات اس سے فریقین کے صدق اور کذب کا اظہار ہے نہ کسی کی موت وحیات۔ اسپر ثنائی گواہی چاہو تو وہ بھی موجود ہے۔ مرقع ستمبر ۱۹۰۸ء مین امرتسری تسلیم کرتا ہے کہ

"(۳) یہ اعلان مرزا نے اپنے صدق و کذب کے معیار کیلئے شایع کیا تھا" ص۱۹

دوسری جگہ اگست ۱۹۰۸ء مین بھی مانتا ہے کہ

"اس فیصلہ سے یہ نہین کہ میرا اور مرزا صاحب کا کوئی ذاتی مقدمہ طے ہوا ہے بلکہ یہ کہ مرزا صاحب کے دعاوی کی جو مین تکذیب کیا کرتا تھا اوس اختلاف کا فیصلہ ہو گیا" بقدر الحاجۃ ص۱۰

اب ملزم کی زبان سے ہی جبکہ یہ امر فیصلہ پا گیا کہ اشتہار مورخہ ۱۵ اپریل مین جو کچھ لکھا گیا ہے اوس سے کسی ذاتی مقدمہ کا فیصلہ مطلب نہین تہا بلکہ اصل مقصود بالذات اس سے فریقین کے صدق وکذب کا اظہار تھا تو اب ہم یہ دکھلاتے ہین کہ

(۱) جس مقصود کیلئے مدعی نے دعا کی تھی وہ حاصل ہوا یا نہین؟

(۲) اگر وہ حاصل ہو گیا تو پہر دعاء مدعی کی قبولیت مین کیا شک رہا؟

ان دونون تنقیحون کے سمجہنے کیلئے ذیل کے سوالات کا صحیح جواب سن لینا ہی کافی ہے

فیصلہ کا کونسا طریق مفید مدعی ہو سکتا تھا؟

الف - آیا یہ کہ مدعی یعنی حضرت مرزا صاحب علیہ السلام زندہ رہتے اور مدعا علیہ یعنی ثناء اللہ مرجاتا - یا

ب - یہ کہ مدعا علیہ زندہ رہتا اور مدعی وفات پاتا - یا

ج - یہ کہ دونون فوت ہو جاتے؟

ان سوالات کا جواب ہم یہ دیتے ہین کہ بجز وفات مدعی اور حیات مدعا علیہ کے کوئی صورت ایسی نہ تھی جسکے وقوع پر مقصود بالذات مدعی کا حاصل سمجہا جاتا اور مدعی کی قبولیت دعا پر دلیل قائم ہو سکتی چنانچہ اسکو ہم ایک مکالمہ کی صورت مین بیان کرتے ہین سنئے

مکالمہ مصدق و محقق

مصدق - فرض کرو کہ مرزا صاحب علیہ السلام زندہ رہتے اور ثناء اللہ طاعون یا ہیضہ سے ہلاک ہوجاتا تو جناب مسیح موعود علیہ السلام کیا کارروائی اپنی صداقت کے اظہار مین ثنائی طاعونی موت پر کرتے؟

محقق اگر حسب تمناء و استدعاء مدعی یعنی مرزا صاحب ثناء اللہ طاعون سے اون کی زندگی مین مرجاتا تو مرزا صاحب اور تم لوگ ان تحریرات اور تقریرات (مندرجہ اشتہار مورخہ ۱۵ اپریل) کو پیش کرکے (اپنی) سچائی کا اظہار کرتے یا نہ؟ ضرور کرتے!" مرقع اکتوبر ۰۸ء صفحہ ۲۶

مصدق ثناء اللہ کے مرنے پر مرزا صاحب کس پر اپنی سچائی کا اظہار کرتے آیا اپنی جماعت پر جو نہ ثناء اللہ کے مرنے یا جینے پر مرزا صاحب کی صداقت کا انحصار رکھتی تھی نہ مرزا صاحب کی صداقت کیلئے کسی مزید نشان کی منتظر تھی یا گروہ مکذب پر؟

محقق اگروہ مکذب پر جو کہ مرزا صاحب کو صادق نہین مانتا تھا۔

مصدق جبکہ گروہ مکذب کو مرزا صاحب علیہ السلام ثنائی طاعونی موت دکھلا کر اپنی صداقت پر استدلال فرماتے تو کیا مکذبین آپکو صادق مان لیتے؟ جبکہ سنت اللہ اسطرح چلی آئی ہے کہ

فی اذانہم وقرا و ان یروا کل آیۃ لا یؤمنوا بہا

انکے کانون مین (ثنائی تحریرونکا) بوجھ ہے کہ نہ سنین اور نہ سمجھین یہ اون کی بدنیتی کی سزا ہے کہ اگر ساری نشانیان اور ہر قسم کے معجزات بھی دیکھ لین تو نہ مانین گے" (تفسیر ثنائی جلد سوم صفحہ ۶۵) پس اپنی فطرت کے لحاظ سے بموجب آیہ ذیل

وان یروا سبیل الغی یتخذوہ سبیلا

جب گمراہی کی راہ (جسکو ثناء اللہ اہلحدیث اور مرقع مین نیا کر گیا ہے) دیکھ پا وینگے تو جھٹ سے اسکو ہی اپنی راہ بنا لینگے" عمل کر کر کیا وہ ثنائی تحریرات کو اپنی آڑ نہ بنا لے ؟

محقق ہان وہ ضرور ثنائی تحریرونکی آڑ مین مرزا صاحب کی صداقت سے انکار کر جاتے **مصدق**- جب مرزا صاحبؑ یہ اشتہار دیتے کہ او مکذبو! دیکھو میری دعاء مباہلہ کے مطابق امرتسری مر گیا تو فریق مکذب کیا مرقع نمبر اول جلد اول کا صفحہ ۱۱ جواب مین نہ پیش کر دیتے جسمین باوجود مباہلہ کرکے مرنیکے بھی مرنیوالیکا کاذب اور زندہ رہنے والیکا صادق ہونا ثناء اللہ نہین مانتا تھا جسکی اصل عبارت ذیل کو وہ ثنائی الفاظ مین پیش کر کے کہتے کہ

(۱) اگر وہ (ثناء اللہ) مباہلہ کر لیتا تو دجال سے خالی نہ تھا یا تو مرزا صاحب کی زندگی مین مرتا تو ثابت ہوتا کہ اونکے مباہلہ یا دعا کا اثر نہین بلکہ وہ (ثناء اللہ) اپنی

اجل سے مرا ہے اور اگر مرزا صاحب کے بعد مرتا
تو کھلی کھلی تکذیب (مرزا صاحب کی) ہوتی" بلفظہ صہ ۱۱

اس عذر کا۔ جو مرنیوالے نے پہلے سے تراش رکھا تھا
مرزا صاحب کیا جواب دیتے جس سے وہ ملزم ہو جاتے اور
ساکت وہ تو مباہلہ کرکے بھی مرتا تب بھی فریق مکذب مرقع کی
اس تحریر کی رو سے مرزا صاحب کو صادق نہ مانتا پھر بھلا بغیر
منظوری مباہلہ ہی ثناء اللہ کا مرجانا دشمن پر کس طرح حجت
قائم کرسکتا تھا؟

ثانیاً ثنائی موت اگر طاعون سے واقع ہوتی تو مرزا صاحب
یہی اشتہار دیتے کہ او کفرو! دیکھو میری دعا، مندرجہ اشتہار
۱۵ اپریل ۰۷ء کے مطابق تمہارا پیرو طاعون سے مرگیا ہے
اب تو مجھے صادق مانو! ایسے اشتہار پر مخالفین اگر جواب دعوی
ملزم متوفی مندرجہ اہلحدیث مورخہ ۲۶ اپریل کا فقرہ پنجم پیش کرکے
کہتے کہ مرنیوالے نے پہلے ہی نہیں لکھدیا تھا کہ

طاعون سے مرنیوالا بموجب حدیث شریف کے
شہید ہوتا ہے پھر ہم کیوں تمہاری دعا پر بھروسہ
کرکے مرنیوالے کو کاذب جانیں"

وہ تو فاضل سے بھی بذریعہ طاعونی موت افضل ہو گیا ہے۔
تو پھر حضرت مرزا صاحب علیہ السلام ایسا کہنے والوں پر کیوں کر

حجت قائم کرتے؟

ثالثاً ثنائی موت پر مرزا صاحب علیہ السلام اپنی صداقت کیلئے جب یہ اعلان کرتے کہ میری دعا فیصلہ کے مطابق ثناء اللہ مر گیا ہی کہو او شریرو! اب بہی مجھے صادق مانتے ہو یا نہین؟ تو کیا شریر پارٹی اہلحدیث ۲۶ اپریل سے مندرجہ ذیل ثنائی انکار پیش کرکے نہ کہتے۔ کہ مرنیوالے نے تو قبل از موت ہی خود شایع کر دیا تھا کہ

تمہاری یہ دعا کسی صورت سے فیصلہ کن نہین ہو سکتی اور یہ تحریر تمہاری مجھے **منظور نہین** نہ کوئی دانا اسکو منظور کر سکتا ہے"

پہر بھلا ایسا فیصلہ جو کسی صورت مین فیصلہ کن اور مسلم ملزم نہ تھا کس طرح قابل تسلیم ہو سکتا ہے؟ تو مرزا صاحب اسکا کیا جواب دیتے جس سے شریر گروہ ملزم ہو جاتا؟

رابعاً اگر ثنائی موت پر مرزا صاحب علیہ السلام یہ اعلان کرتے کہ او! بد انجام مکذبو! دیکھو جہوٹے مفسد کو لمبی عمر نہین دیگئی اور وہ صادق کی زندگی مین نامراد ذلت کے ساتھہ مر گیا اور مین زندہ ہون۔ اب تو مجھے صادق مان لو۔ تو کیا ثنائی پارٹی ۲۶ اپریل کے اہلحدیث کے حاشیہ کو پیش کرکے نہ کہتے کہ مرنیوالے نے تو پہلے ہی قانون خدائی کی دفعات کا حوالہ دیکر لکہدیا تھا

کہ خدا تعالیٰ جھوٹے دغاباز مفسد اور کذاب کو بروئے قانون مقررہ خود (۱) مَن کَانَ فِی الضَّلٰلَۃِ فَلیَمدُد لَہُ الرَّحمٰنُ مَدًّا (۲) اِنَّمَا نُملِی لَھُم لِیَزدَادُوا اِثمًا (۳) یَمُدُّھُم فِی طُغیَانِھِم یَعمَھُونَ لمبی عمر اور مہلت دیا کرتا ہے؟! پھر بتلائیے کہ آپکا زندہ رہنا اگر دلیل صداقت مان لیں تو ان دفعات قانون الٰہی کے مکذب نہ بنینگے۔ اسلئے ثنائی موت اور آپکی حیات ثنائی تکذیب پر دلیل نہیں ہو سکتی یہہ عذر پیش ہونے پر مرزا صاحب کس طرح سے عذر داران کو ملزم کرتے؟

خامسًا۔ اور پھر ثنائی کمپنی اسکے ساختہ مسیلمہ کذاب کی نظیر پیش کرکے نہ کہتی کہ مرنیوالے پلے جبکہ مرقع انگشت کے صفحہ ۹ دسمبر ۱۹۰۸ء کے صفحہ ۱۴ پر صادق کی زندگی اور کاذب کی موت کو دلیل صدق و کذب گردانا گیا نہیں بلکہ برخلاف اسکے مسیلمہ کذاب کا زندہ رہنا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وفات پانا نظیرًا دکھلاکر لکھدیا تھا کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم باوجود سچے نبی ہونیکے مسیلمہ کذاب سے پہلے انتقال ہوئے اور مسیلمہ باوجود کاذب ہونیکے صادق سے پیچھے مرا۔ کیا کسی اہل علم کی یہ شان ہو سکتی ہے کہ اس قسم کی (کہ صادق کی زندگی میں کاذب مرجاوے) دعا کرے؟! پھر بھلا ہم آپکے زندہ رہنے اور ثناء اللہ نے مرجانیکو آپکے صدق اور ثناء اللہ کے

کذب کا معیار کیونکر مان لین - بلکہ ثنائی موت سے تو آپکا کذب
ثابت ہوتا ہے اور ثناء اللہ مرنہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کا اور آپ زندہ رہنے مین مسیلمہ کذاب کے مثیل ثابت ہوئے
تو اس نظیر مسلمہ خصم کا کیا جواب ہو سکتا تھا؟

سادساً۔ اور پھر ثنائی گروہ جب یہ عذر کرتا کہ مرنیوالے نے کیا
یہ نہین بتادیا تہا کہ اس قسم کی بردابرد لگانا کہ "جھوٹا سچے سے
پہلے مرجایگا مرزا صاحب کی چال بازی ہے جس سے غرض
آپکی یہ ہوتی ہے کہ اگر حریف پہلے مرگیا تو حمقاً خوب لٹو ہونگے
اور اگر خود بدولت خصم جہان پاک ہوگئے تو کوئی قبر پر لات
مارنے تہوڑا ہی آئیگا" وطن ۲۶ اپریل سنہ صفحہ ۱۱ کالم ۲۔
پھر بھلا ہم ثناء اللہ کے مرنیسے کیون حمقاً کی طرح لٹو بنین۔
اسلئے بھی آپ صادق اور ثناء اللہ کاذب نہین کہلا سکتا
تو اس کا کیا جواب مسلمہ خصم مرزا صاحب سلام علیہ دے
سکتے تھے؟

سابعاً۔ جب ثنائی گروہ یہ کہتا کہ کیا مرنیوالے نے پہلے ہی
نہین لکھدیا تھا کہ ان دنون طاعون کی شدت ہے خصوصاً
پنجاب مین بالخصوص لاہور مین جو امرتسر سے بہت قریب ہے
ایسے وقت مین طاعون ہیضہ وغیرہ کی موت کی دعا محض حسن
بن صباح کی دعا کی طرح ہے جب اوسنے دیکھا کہ جہاز ڈوبنے

لگا ہے تو بلند آواز سے کہدیا کہ مجھے الہام ہوا ہے جہاز نہین ڈوبیگا جس سے اوسکی غرض یہ تھی کہ اگر ڈوب گیا تو سب مرجائینگے کون میرے کذب پر مجھے الزام دیگا اور اگر بچ رہا تو سارے معتقد ہو جائینگے یونہی چال تمہاری (مرزا صاحب کی) ہے " اہلحدیث ۲۶ اپریل ۱۲ء صفحہ فقرہ چہارم پر لکھا کس طرح ثناءاللہ کی طاعونی موت کو آپکی دعا سے یقین کرین اور کیون نہ حسن بن صباح کے الہام کی طرح جانین جیسا کہ اس نے جہاز کو بھنور مین دیکھکر یہ کہدیا تھا کہ نہین ڈوبے گا ایسا ہی آپنے شدت طاعون کو دیکھکر کہدیا کہ طاعون سے ثناءاللہ مرجائیگا سو شدت طاعون نے ثناءاللہ کو مارا ہے نہ کہ آپکی دعا نے جیسا کہ پہلے سے اوسنے بتا رکھا تھا اسلئے بھی ہم آپکو صادق نہین مان سکتے۔ تو کیا جواب دیتے جس سے ملزم پر حجت قائم ہو جاتی ؟

ثامناً۔ جب ثنائی گروہ یہ کہتا کہ کیا مرنیوالے نے پہلے سے ہی نہین بتا رکھا تھا کہ اس قسم کی دعا کہ جھوٹا سچے سے پہلے مرے سرے ہی سے خلاف شریعت ہے جسکا ثبوت نہ قرآن مین ہے نہ حدیث مین اہلحدیث مورخہ ۲۶ مئی ۰۷ء و ۲۶ جون ۰۷ء صفحہ پھر کیون ہم زندگی کو آپکی صداقت اور مرنیوالے کی موت کو اسکی تکذیب کی دلیل سمجھیں جو دعا ہی

سر سے ہے خلاف شریعت ہے اسکی قبولیت کو تسلیم کرنا مسلمانون کا کام نہین - قرآن شریف جو خدا کا قانون ہے اور اوسکا قول اسمین تو مفسد کے مہلت ملنے کا ثبوت ہے جسکی تصدیق مسیلمہ کذاب کو زندہ رکھکر اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اسکے سامنے وفات دیکر خداوند کریم نے فعلاً کردی ہیں جبکہ قول و فعل الہی مطابق ہوگئے تو اسکا خلاف لاریب خدائی قانون کا خلاف سمجھا جائیگا اسلیئے بھی ثناء اللہ کے مرنیسے آپ صادق نہین مانے جاسکتے - تو مرزا صاحب کیونکر خلاف مسلمات مضم الزام دیتے ؟

تاسعاً ۹ جب ثنائی پارٹی یہ کہتی کہ کیا مرنیوالے نے یہ نہین کہا تھا کہ کسی نبی نے بھی اس طرح اپنے مخالفون کو اسطریق سے فیصلہ کرنیکی طرف نہین بلایا" اہلحدیث ۲۶ اپریل ۱۲ء صفحہ ۶ پھر بھلا ہم ایسے طریق فیصلہ کو جسکا سراسر منہاج الانبیاء کے خلاف ہوتا پہلے سے ہی ثناء اللہ نے بتا دیا تھا کس طرح خدائی فیصلہ قبول کر کے آپکی تصدیق اور مرنیوالے کی تکذیب کرین - تو کس طرح اونپر حجت قائم کرتے ؟

عاشراً ۱۰ - جب ثنائی گروہ یہ کہتا کہ کیا آپنے مدعا علیہ کے جوابدعوے مورخہ ۲۶ اپریل ۱۲ء مندرجہ اخبار اہلحدیث کا کوئی تردیدی جواب الجواب بھی عدالت مین پیش کیا تھا جسکا

پیشکرنا اس لیئے بھی ضروری تھا کہ مدعاعلیہ نے آپکے
مجوزہ طریق فیصلہ کو منظور نہین کیا اور قانونی دفعات قرآن
بلفظ اور حدیث بلفظ سے معارضہ مین پیشکر کے آپکے
طریق فیصلہ کو منہاج نبوت کے برخلاف کہہ کر اور مسیلمہ والی
نظیر بتا کر اور بھی مشکوک و مشتبہ کر دیا ہے۔ باایں ہمہ جبکہ آپ
نے اسپر سکوت کیا تو معلوم ہوا کہ یہ سب باتین آپکو بھی ایک
حدتک مسلم تھین اور آپکو بھی اس طریق فیصلہ مجوزہ خود کے مطابق
صدور فیصلہ کی امید نہ رہی تھی۔ تب ہی تو کوئی جواب نہین دیا
ورنہ کیا آپ کو یہ معلوم نہ تھا کہ اگر مدعا علیہ (ثناء اللہ) مر گیا تو اس
کی موت سے باوجود اسقدر معارضات و نظائر قانونی پیشکردہ
مدعاعلیہ وانکار مدعاعلیہ کے ہم کیونکر ثنائی جماعت کو ملزم کرسکینگے
کیونکہ الزام ہمیشہ مسلمات خصم سے قائم کر کے حجت تمام
کیجاتی ہے نہ کہ اپنے مسلمات سے مخالف کو ملزم بنایا جاتا ہے
مدعاعلیہ کی یہ سب پیش بندی اسی واسطے تو تھی کہ اگر میں
(ثناء اللہ) طاعون سے مدعی کی زندگی مین مر بھی گیا تو میری
طاعونی موت اور مرنیکو کہیں میرے بعد مدعی اپنی صداقت
کی دلیل گردان کر میرے ہمخیالوں اور ہمنواؤں کو ملزم

ٹھہراوے اور آپ نے اس پیش بندی پر سکوت کیا کوئی جواب
نہ دیا یہ تو ظاہر ہے کہ آپکا طریق فیصلہ مدعا علیہ کو منظور نہ تھا
اس لئے اس نے چلا چلا کر اخبارون اشتہارون کے ذریعے
خود بھی اور اپنے دوستو نے بھی انکار بلیغ کر کے خدائی قول و فعل
معارضہ مین پہنچکر کے پہلے ہی بریت حاصل کرتی تھی تاکہ آپکا مقصود
و مطلوب حاصل نہ ہو اور آپ نے اس کے شور و پکار کا جواب نہ
دیکر انکا خاموشی نیم رضا پر عمل کر کے رضامندی کا اظہار کر دیا جس سے
ثنای معارضات قانونی مسلمہ فریقین ہو گئے پس خدائی فیصلہ یا تو
مسلمہ طرفین ہوتا یا کم از کم جسپر آپ حجت پوری کرنا چاہتے ہین اوس
فریق کا ہی مسلمہ ہوتا تو ہم آپ کو ثناء اللہ کے مرنے سے صادق
مان لیتے اور اسکو کاذب اب معاملہ برعکس ہے کہ جس طریق سے
ثنای فریق کو انکار تھا (یعنی سچے کا زندہ رہنا اور جھوٹے کا اوس
کی زندگی مین مر جانا کوئی دلیل صداقت نہین) وہی طریق ہمپر پیش
کر کے ثناء اللہ کی موت سے اپنی صداقت منوائی جاتی ہی تو ہم
کس طرح مان لین کہ ثناء اللہ کا طاعون سے آپ کی زندگی مین مرنا
ثناء اللہ کے کذب کی دلیل ہے کیا اچھا ہوتا کہ ثناء اللہ زندہ رہتا اور
آپ وفات پا جاتے تو نہ صرف ہمپر ہی ہمارے ہیرو کے مسلمات سے
الزام عائد ہوتا بلکہ خود ہمارا پہلوان بھی اقبالی ملزم بن جاتا اور اوسکی
وہ آرزو بھی پوری ہو جاتی جو اسنے زندہ رہکر نشان دیکھنے کی اخبار

وطن مورخہ ۲۶ر اپریل سنہ میں کی تھی - لہذا ہم بڑے زور کے ساتھ کہتے ہین کہ بوجوہات عشرہ مندرجہ بالا ثنائی طاعونی موت ہمپر کسی طرح حجت نہین ہوسکتی۔ غور فرمادین کہ جسوقت یہ عذرات فریق مکذب کی طرف سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اوس اعلان کے جواب مین (جسکو حضرت ممدوح ثنائی طاعونی موت پر اپنی صداقت کے ثبوت مین شایع فرماتے) پیش ہوتے تو کس دلیل سے مرزا صاحب سلام علیہ انپر اتمام حجت کرسکتے تھے۔ کیا اپنے مسلمات سے انہین ملزم کرتے ہے؟

مدار ہے منصفو انہین پر تمام اب اسکی منصفی کا
ذرا تو کہنا خدا لگی بھی فقط سخن پروری نہ کرنا

اب ہمارا بھی حق ہے کہ ثنائی الفاظ کو لوٹا دین اور ثناء اللہ ایڈیٹر کو کو بتادین کہ

دجالی پارٹی کے اعلیٰ ممبر و! ذرا انصاف اور ایمان سے (ان کنتم مومنین) کہنا کہ اگر ثناء اللہ مرجاتا تو تم لوگ ان تحریرات اور تقریرات ثنائی کو پیش کرکے اپنی بریت کرلیتے یا نہ؟ ضرور کرلیتے۔ تو کیا درصورت ثناء اللہ کی رسی دراز ہونے کے **احمدی** اور دیگر جماعت احمدیہ کا حق نہین؟ کہ وہ انہی تحریرات ثنائی کو پیش

کر کے ثناء اللہ کی تکذیب پر تائید حاصل کرے ؎

مرقع اکتوبر ۱۹۰۸ء صفحہ ۲۶

اور کذاب اکبر امرتسری خود مسیح سے پوچھتے ہین اور اسی کے الفاظ ہین پوچھتے ہین کہ

(د) کس قدر شرم کی بات ہے کہ جو بات پہلے خود کہتے ہو۔ (کہ یہ دعا تمہاری کسی صورت مین فیصلہ کن نہین ہو سکتی۔ یہ تحریر تمہاری مجھے منظور نہین نہ کوئی دانا اس کو منظور کر سکتا ہے۔ یہ طریق فیصلہ ہی منہاج نبوت کے خلاف ہے وغیرہ وغیرہ) جو اصول خود مقرر کرتے ہو (کہ مفسد اور کذّاب کو خدا مہلت دیتا ہے ویمدھم فی طغیانھم یعمھون وغیرہ کے مطابق اسکو بدی کرنے کے لئے لمبی عمر دیجاتی ہے) جب مخالف اوس سے کام لیتا ہے تو ادہر ادہر جہانکتے ہو اور یون دیکھتے ہو کالذی یغشیٰ علیہ من الموت (دو ہا ہیو) ؎ انچہ بخود نہ پسندی بدیگران مپسند

مرقع اگست ۱۹۰۸ء صفحہ ۵۴

ناظرین! یہ نہ سمجھیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ کوئی عام اصول بطور کلیہ کے فرمایا تھا کہ سچا زندہ رہتا ہے اور جھوٹا مرجاتا ہے۔ ہر گز نہین بالکل جھوٹ ہم اسکا ثبوت اسی رسالہ

مین حضور علیہ السلام کی تحریرون سے پیچھے دے آئے ہین
یہ محض کذاب امرتسری کی دہوکہ دہی ہے کہ وہ اسکو حضور
پر نور مسیح موعود علیہ السلام کا کلیہ بتاتا ہے باوجود جھوٹ اور
محض کذب کے پھر اتنا حوصلہ کہ ہر ایک تحریر مین اسی اصول
کو پیش کیا جاتا ہے ۔ اور اپنا مسلمہ اصول دیمدھم فی طغیانھم یعمھون
والا جبکہ اپنی ذات پر عمل مین آتا ہوا دیکھتا ہے تو اسکو پس پشت
ڈالتا ہے ۔ اس لئے ہم اسی کے الفاظ مین پھر اس سے دریافت
کرتے ہین کہ کیون جی اکذب الناس صاحب

"تم جب خود اپنے اس اصول (یمدھم فی طغیانھم
یعمھون) کی زد مین آئے اور اپنی منہ مانگی (حیات
بدتر از ممات مین پہنچے تو - اب قرآن و حدیث و
نظائر مسیلمہ کذاب والی سے منہ پھیر کر خود بھی اور ساتھ
ہی اپنے حامیان) باوفا کو ایسی آفت مین پھنسا بیٹھے
کہ نہ جائے ماندن نہ پائے رفتن خدا کی شان کہ (اس
سرخ موت سے بچنے کے لئے جو مکر کیا تھا کہ اگر مین
مرگیا تو مرزا صاحب کی حیات کو میرے وارم افتادہ
کہین انکی صدق کی دلیل نہ قرار دے لین بلکہ میرا مرنا
مثل وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سمجھین اور مرزا
صاحب کا زندہ رہنا مثل مسیلمہ کذاب کے سو خدائی

قانون لا یحیق مکر السیئ الا باہلہ کے مطابق وہ مکار
بدکردار پر ہی پڑا اور) جو مرزا صاحب کے لئے سوچا
تھا بغیر مرزا صاحب علیہ السلام کی کسی کوشش کے
اسی کے پیش آیا اللہ اکبر یہی مضمون ہے اس شعر کا

شعر
الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز مین
لو آپ اپنے دام مین صیاد آگیا"

مرقع اگست ۱۹۰۸ء صفحہ ۱۱۴

الحمد للہ علی احسانہ کہ جسکے فضل و کرم سے ہمنے یہ امر بپایہ ثبوت
پہونچا دیا کہ حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کا ثنائی معارضات
و عذرات مندرجہ بالا کے بعد زندہ رہنا اور ثنار اللہ کا طاعونی
موت سے مارا جانا ہرگز ہرگز مرزا صاحب علیہ السلام کی صداقت
کا مثبت اور ثنار اللہ کا مکذب نہ ہوتا۔ یعنی حضرت مسیح موعود علیہ
السلام کی استدعا کے موافق اگر فیصلہ الٰہی صادر ہوتا تو وہ
ثنائی پارٹی پر کسی طرح حجت نہ ہوسکتا دجالی گروہ پر وہی فیصلہ
حجت قائم کرسکتا تھا جو اس کے اصول اور مسلمات پر صادر ہو
جیسا کہ ہوا پس نوعیت فیصلہ کے تبدیل ہو جانے سے مرزا صاحب
علیہ السلام کی دعا کا قبول نہ ہونا نہین سمجھا جاسکتا البتہ استدعا یعنی
تمنا، و خواہش حضور انور کے خلاف ضرور کہا جایگا سو ایسے
خلاف سے حصول مدعا و غرض اصلی مین جو مقصود بالذات تھی کوئی

خلل واقع نہین ہوا۔ اور غرض مطلوبہ فیصلہ الہی سے جو اظہار صدق تھا وہ کالشمس فی النہار ہوگیا۔ اگرچہ شپر چشم لوگون کو نظر نہ آوے ہان یہان اس بات کا ثبوت دینا ہمارے ذمہ ہے کہ تمنا و خواہشات طبعی کا پیدا ہونا نہ منافی صداقت ہے نہ منافی نبوت و رسالت۔ یہ ثبوت بھی ہم ثنائی اقرار سے پیش کر دیتے ہین تاکہ دجالی گروہ کو پھر انکار کا موقع نہ رہے سو بفضلہ امرتسری مکذب اپنی اردو کی تفسیر مین زیر آیت کریمہ وما ارسلنا من قبلک من رسول ولا نبی الا آیۃ لکھتا ہے کہ

"اے رسول! ہم نے تجھسے پہلے جتنے رسول یا نبی بھیجے ہین سب سے یہی واقع پیش آتا رہا کہ جب کبھی انہون نے کوی آرزو دل مین جمائی تو شیطان نے انکی آرزو مین وسوسہ ڈالا یعنی انہون نے اگر کسی کام کی انجام دہی کی تمنا کی تو شیطان نے اس خواہش کو بڑھا کر اور بھی ترقی دی یہانتک کہ عوام کے ذہن نشین ہوا کہ فلان کام جسکا انجام کو پہونچنا پیغمبر صاحب نے چاہا تھا وہ بس ابھی ہو جائیگا حالانکہ مشیت الہی مین ایسا نہ ہوتا تھا پھر آخر کار جو ہوتا وہ منشار ایزدی کے موافق ہی ہوتا چنانچہ اللہ تعالی شیطان کے ڈالے ہوے خیالات اور خواہشات کو مٹا دیتا ہے اور اپنے

ارشادات کو وحی کے ذریعہ سے بتلائے ہوئے محکم اور مضبوط کر دیتا ہے یعنی انکا وقوع حسب موقع ہو جاتا ہے گو پیغمبر کی منشاء کے خلاف بھی کیوں نہ ہو مگر خدا کے علم اور حکمت کے خلاف نہیں ہوتا" بلفظہ تفسیر ثنائی جلد پنجم صفحہ ۱

اس تفسیر ثنائی سے چھ امور ثابت ہوتے ہین جو بحث ہذا پر پوری روشنی ڈالنے والے ہین

الف ۔ انبیا کے دلون مین بھی خواہشات اور تمنائین پیدا ہوتی ہین

ب ۔ انبیا کی خواہشون مین شیطان ترقی کر دیتا ہے

ج ۔ اس خواہش دلی اور شیطان کے وسوسہ سے ترقی یافتہ تمنا پر انبیا بڑی تحدی کر بیٹھتے ہین جس سے عوام الناس یا مثل امرتسری خناس کے کہنے لگتے ہین کہ پیغمبر نے جو آرزو کی تھی وہ ابھی اور حسب خواہش ہی ہو جائیگی

د ۔ بعض خواہش یا تمنا مشیت الہی کے خلاف بھی ہوتی ہے

ہ ۔ آخر کار خدا تعالی انکی خواہشات کو مٹا دیتا اور اپنی مشیت کو پوری کرتا ہے جو وحی الہی کے مطابق ہوتی ہے

و۔ خدائی حکم یا فیصلہ انبیاء کی منشاء کے برخلاف
بھی ہو سکتا ہے مگر خدا کے علم و حکمت کے خلاف
نہیں ہوتا۔ اور اس سے صداقت نبی میں کوئی فرق نہیں آتا
دیکھئے خدائی شہادت اور ثنائی بیان سے ہی واضح ہو گیا کہ
انبیاء کی تمنا و خواہشات کے خلاف ہونے سے اون کی صداقت
مین فرق نہیں آتا تو یہ امر فیصلہ پا گیا کہ حضرت مسیح موعود
علیہ السلام کی تمنا و خواہش کا منشاء الٰہی کے ماتحت ہو جانے
سے یہ نہیں کہا جائیگا کہ حضرت ممدوح کی دعاء اصلی قبول
نہیں ہوئی یا مقصود بالذات حاصل نہیں ہوا

محقق۔ واقعی آپ نے مسلمات خصم سے حجت قائم
کر کے ثنائی پارٹی کو سخت ملزم کر دیا ہے اب عقل و انصاف اور دیانت
و شرافت کا تقاضا یہی ہے کہ منکر گروہ اسکو تسلیم کرے یہ
فیصلہ نہ صرف اوسکا اپنا مسلمہ ہے بلکہ مسلمہ فریقین بھی ہے
جیسا کہ مرزا صاحب نے ثنائی معارضات پر سکوت فرما کر
رضامندی کا اظہار کر دیا علاوہ ازین حسب اصول خود کہ المرء
یوخذ باقرارہ اہلحدیث ۵ مارچ سنہ ثناء اللہ خود اپنے
اقرار سے ماخوذ ہو گیا ہے اور حسب اصول مندرجہ تفسیر
ثنائی جلد چہارم حاشیہ صفحہ ۷۰ کہ دلیل کفار کے مسلمات
سے دینی چاہئے نہ کہ اپنے مسلمات سے آپنے عموماً فریقین کے مسلمات

اور خصوصاً تسلیم کردہ ثنائی اصولوں نے استدلال کیا ہی جو ثناء اللہ اینڈ کو پر اتمام حجت ہی بیشک اگر مرزا صاحب علیہ السلام کی زندگی مین امرتسری منکر طاعون وغیرہ سے ہلاک ہوتا تو مرزا صاحب کی صداقت سخت مشتبہ رہتی۔ اب کوئی اشتباہ ثنائی کذب اور مرزا صاحب کے صدق مین نہین رہا۔ بیشک مرزا صاحب کی دعا قبول ہوی اور مقصود بالذات حاصل ہو گیا اور منکر کا کذب کہلگیا

فثبت المدعا

ثنائی تصویر کا تیسرا رخ اور جہوٹی فتح کی حقیقت

اب ہم نہایت اختصار کے ساتھ امرتسری منکر کا بدنما چہرہ اور بگڑی ہوی صورت کٹی ہوئی ناک کو سنیا میٹوگراف کے ذریعہ سے اپنے ناظرین کو دکہاتے ہین۔ اور اسکو بطور سوال و جواب کے نقل کرتے ہین جس سے جلد تر ہر ایک شخص ثنائی تصویر کو پہچان لے و ہو ہذا

مکالمہ نجدی و احمدی

احمدی - مرزا صاحب علیہ السلام نے اشتہار مورخہ ۱۵ اپریل سنہ مین تم سے مباہلہ چاہا ہی یا تمہارے حق مین کوئی پیشگوی فرمائی ہے یا دعا فیصلہ کی ہے ؟

تجلی۔ مرزا صاحب نے میرے متعلق پیشگوئی کی تھی کہ جو شخص ہم دونوں میں سے جھوٹا ہے وہ سچے کی زندگی میں **مر جائیگا**" ضمیمہ مرقع بابت جون ۱۹۰۸ء

احمدی۔ اگر یہ پیشگوئی تھی تو اشتہار مذکور میں مرزا صاحب نے یہ کیوں لکھا کہ "یہ کسی الہام یا وحی کی بنا پر **پیشگوئی نہیں**"

تجلی۔ اس عبارت کا مطلب یہ ہے کہ اسوقت مرزا صاحب کو اس تحریک الہی کا علم نہ تھا جسوقت انہوں نے یہ اشتہار دیا تھا لیکن بعد کے الہامات اور اعلامات خداوندی سے انکو معلوم ہوا کہ اس کی تحریک خدا کی طرف سے تہی تو انہوں نے کہلے الفاظ میں اظہار کیا کہ اس کی بنیاد خدا کی طرف سے ہے۔ بلکہ اس کی قبولیت کا الہام بھی شایع کر دیا" مباحثہ لدہانہ پرچہ ثنائی نمبر اول فاتح قادیان صفحہ ۱۱ و ۱۲

احمدی۔ اس عبارت ثنائی کا مطلب یہ ہے کہ واقعہ ۱۵ اپریل ۱۹۰۷ء یوم تحریر اشتہار تک تو حضرت اقدس علیہ السلام کو یہ بیان مندرجہ اشتہار متنازعہ کے منجانب اللہ ہونیکا علم تھا نہ کوئی الہام قبولیت مضمون اشتہار کے متعلق خدا کی طرف سے ہوا تھا۔ البتہ بعد اشاعت اشتہار خدا نے فرمایا کہ یہ اشتہار ہماری تحریک اور حکم سے ہے اور ہم نے قبول و منظور کر لیا ہے" جس سے ثابت ہوا کہ مرزا صاحب علیہ السلام کا

اشتہار مین یہ درج فرمانا کہ "یہ کسی الہام یا وحی کی بناپر پیشگوئی نہین ہے" صحیح و درست تہا یہ مانکر سخت بے حیائی یا حواس باختگی سے پھر تم نے دروغگو را حافظہ نہ باشد پر عمل کرکے دوسرا بیان اسکے خلاف کیون دیا؟

محمدی - دوسرا بیان مین نے اس کے خلاف کوئی نہین دیا۔ بتاؤ وہ کونسا ہے۔؟

ثنائی حلف دروغی

احمدی - دیکھو اپنا پرچہ نمبر ۳ مندرجہ مباحثہ لدہانہ فاتح قادیان صہ ۲۹ جہان تم نے جھوٹ بولا ہے اور وہ یہ ہے

"مرزا صاحب نے جو اشتہار مین الہام یا وحی کی نفی کی ہے اوس کی ایک (۱) وجہ تو پہلے پرچہ مین عرض کرچکا ہون دوسری (۲) وجہ وہ ہے جو صاحب ڈپٹی کمشنر ضلع گورداسپور کے ساتھ انکا معاہدہ ہو تھا کہ مین الہام جتا کر کسی کی موت کی پیشگوئی نہین کرونگا اسلئے انہون نے اس اشتہار مین الہام کا نام نہین لیا۔ بلکہ نفی کردی" بلفظہٖ

دیکھا تمہاری دوسری وجہ نے پہلی وجہ کو از سرتا پا باطل کردیا اور پہلے بیان کے خلاف دوسرا بیان دیکر تم حلف دروغی

کے بھی مرتکب ہوئے جس سے تمہارا کاذب متقی ہونا معلوم ہو گیا

نجف:- پہلی وجہ کس طرح باطل ہو گئی اور سب سے پہلے بیان کے خلاف دوسرا بیان کیونکر ہوا جس سے مین جرم حلف دروغی کا مرتکب سمجھا گیا؟

احمدی:- تم بڑے ہی غبی الطبع اور بطی الفہم ہو کہ صریح جھوٹ بولکر پھر نہین سمجھ سکتے کہ کیا جھوٹ بولا ہے۔ سنو! تمہاری پہلی اور دوسری وجہ کا تضاد اور پہلے اور دوسری بیان کا تناقض اسطرح ہے پہلے تو تم نے یہ کہا کہ ۱۵ اپریل ۰۷ء کے دن تک جبکہ اشتہار لکھا گیا تھا مرزا صاحب علیہ السلام کو منجانب اللہ کوئی الہام وغیرہ ایسا نہین ہوا تھا جس سے اشتہار مذکور کا بحکم الہی لکھا جانا اور مضمون مندرجہ اشتہار کی منظوری و قبولیت کا وعدہ دیا جانا معلوم ہوا ہو بلکہ بعد اشاعت اشتہار کے خدا کی طرف سے علم دیا گیا اور الہام کیا گیا کہ یہ اشتہار اور مضمون مندرجہ اشتہار ہماری تحریک اور حکم سے تم نے لکھا ہے اور ہم نے اسکو منظور اور قبول فرمالیا ہے اس لئے مرزا صاحب نے اشتہار مذکور مین الہام و وحی کی نفی کی تھی"

دوسری دفعہ تم نے یہ کہا کہ اشتہار مین الہام و وحی کی نفی اس لئے کی تھی کہ ڈپٹی کمشنر گورداسپور کے ساتھ مرزا صاحب یہ معاہدہ کر چکے تھے کہ مین الہام کی بنا پر کسی کی موت

کی پیشگوئی نہین کرونگا"۔ جس کا صریح یہ مطلب ہے کہ بوقت تحریر اشتہار ہی حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کو خدا نے الہام کر دیا تھا جسکی بنا پر یہ اشتہار لکھا گیا مگر ڈپٹی کمشنر والے معاہدہ کے باعث مرزا صاحب نے اسکا اخفا کیا تاکہ مواخذہ نہو۔ یہ ہے پہلی وجہ اور دوسری وجہ کا تناقض کہ اگر پہلے وجہ صحیح ہے تو دوسری بالکل جھوٹ اور دوسری صحیح ہے تو پہلی سراسر دروغ ہے کیونکہ پہلے بیان مین تو تحریر اشتہار کے دن تک اشتہار کے متعلق کسی الہام الہی کا نہونا بتایا گیا ہے اور یہی وجہ تھی کہ حضرت مرزا صاحب سلام علیہ نے اشتہار مین الہام و وحی کی نفی فرمائی تھی۔ اور دوسرے بیان کا منشا یہ ہے کہ اشتہار سے پہلے خدا کی طرف سے الہام قبولیت اشتہار کا ہو چکا تھا۔ اور مرزا صاحب علیہ السلام کو اسکا علم تھا مگر بوجہ معاہدہ سرکاری مرزا صاحب علیہ السلام نے اوسکو مخفی رکھکر بخوف مواخذہ الہام و وحی کی نفی اشتہار مین کر دی"۔ کہو اب بھی تمکو اپنی جہالت کا پتہ لگا یا نہین؟ اگر اب بھی نہین سمجھے تو نہ صرف جاہل ہی تم کو کہا جائیگا بلکہ جہل مرکب کا لقب بھی دیا جائیگا

مجیب - یہ ہر دو بیان باہمی متضاد نہین ہین۔ بلکہ نفی الہام کی دو وجہ موجبہ بیان کی گئی ہین اور دونون صحیح ہین۔

احمدی - اچھا اگر دونون صحیح ہین تو یہ بیان تمہارا جھوٹا ہے جو تم نے ثنائی پرچہ اول مین تحریر کیا ہے کہ "جناب مرزا صاحب

نے پندرہ اپریل کو اشتہار مذکور شایع کیا ۲۵ اپریل کے اخبار بدر مین اوسکے الفاظ یہ شایع ہوئے۔ ثناء اللہ کے متعلق جو کچھ لکھا گیا ہے وہ دراصل ہماری طرف سے نہین بلکہ خدا ہی کی طرف سے اوس کی بنیاد رکھی گئی ہے رات کو ہماری توجہ اس کی طرف تھی اور رات کو الہام ہوا اجیب دعوۃ الداع ان الفاظ سے میرے دونون دعوے ثابت ہوتے ہین (الف) اس دعا کی بنیاد خدا کی طرف سے تھی (ب) اس دعا کی قبولیت کا وعدہ تھا بلفظہ ملخصاً فاتح قادیان صفحہ ۱۱ اس بیان مین تم نے ۱۵ اپریل تحریر اشتہار سے بعد ۲۵ اپریل کو اس تقریر کا فرمانا اور الہام کا ذکر کرنا بتایا ہے جس سے ثابت ہوا کہ تحریر اشتہار کے وقت یہ الہام نہین ہوا تھا بلکہ بعد اشاعت اشتہار ہوا اسلئے بوجہ عدم علم مرزا صاحب نے اشتہار مین وحی والہام کی نفی کی تھی۔ اب بتاؤ کہ جس حالت مین بر وقت تحریر اشتہار کوئی الہام اشتہار مذکور کے متعلق ہوا ہی نہین تھا اور جس الہام کو تم اشتہار کے متعلق کہتے ہو اوسکو ۲۵ اپریل کے بدر سے بعد اشاعت اشتہار ظاہر کرتے ہو تو پھر مرزا صاحب کا ڈپٹی کمشنر گورداسپور کے معاہدہ کی پابندی سے اشتہار مین نفی الہام کی کرنا تو ثابت نہ ہوا بلکہ دراصل عدم علم سے نفی مذکور کیگئی تھی۔ اس صورت مین نفی الہام کی وجہ ڈپٹی کمشنر کا معاہدہ کیسے کہا جاتا ہے اور وہ اس نفی الہام کا باعث کیونکر قرار دیا جاسکتا ہے؟

نجدی ۔ اس تقریر سے گو یہ وجہ میری بالکل لایعنی ثابت ہو گئی ہے اور مین اس کی لغویت کو دل سے مانتا بھی ہون لیکن مولویت کا مائل اور مرزا صاحب کی مخالفت اور الحق سے مغائرت مجھے زبان سے اقرار جہالت و لغویت کرنے سے مانع ہے لہذا مین تو یہی کہے جاؤنگا کہ مین نے جو کچھہ وجہ اول وثانی مین کہا ہے سب درست ہے اور تمنے جو جواب اس کا دیا ہے وہ سب غلط ہے اگر ایسا کہون تو یہودیت کو بٹہ لگتا ہے

احمدی ۔ بیشک تم نے حق یہودیانہ پورا ادا کیا لیکن بفضل خدا تمہاری رگ یہودیت کو انشاءاللہ کاٹ کر دکہاؤنگا اچھا اب تم یہ بتاؤ کہ ۲۵ اپریل ۰۸ء کے بدر مین جو الہام اجیب دعوۃ الداع ہے وہ کس تاریخ کا الہام ہے اور اس کے کیا معنی ہین ؟

نجدی ۔ یہ الہام اشتہار متنازعہ مورخہ ۱۵ اپریل ۰۷ء والے سے بعد کا ہے اور ۲۵ اپریل ۰۷ء کا ہے اس کے معنی ہین کہ مین نے تمہاری یہ دعا قبول فرما لی ؛ فاتح قادیان صفحہ ۲۷

احمدی ۔ یہ تم جھوٹ کہتے ہو کہ ۱۵ اپریل سے بعد ۲۵ اپریل کو یہ الہام ہوا تھا دیکھو یہ الہام الحکم مورخہ ۱۷ اپریل و بدر ۱۸ اپریل ۰۷ء کے صفحہ ۲ و ۳ پر درج ۲۵ اپریل ۰۷ء سے پہلے شایع ہو چکا تھا اور ہر دو اخبارات مین ۱۴ اپریل کی تاریخ دیکھو الہام مذکور مشتہر

ہوا تھا اور اس کے نیچے ہی ہر دو اخبارات مین یہ ترجمہ بھی درج ہے کہ "مین دعا کرنیوالے کی دعا قبول کرتا ہون" اب کہو کہ ۱۵ اپریل کا یہ الہام ہے یا ۱۴ اپریل کا؟ یہ خوب سمجھ لو کہ بدر مورخہ ۲۵ اپریل والی تقریر مین جس الہام کا ذکر ہے وہ ۱۷ اور ۱۸ اپریل کو اندراج تقریر سے آٹھ نو دن پہلے شایع ہو چکا تھا۔ لہذا وہ ۲۵ اپریل ۱۹۰۸ء کا تو کسی طرح بھی نہین قرار دیا جا سکتا یہی وجہ ہے کہ نہ تو تمہارے منصف سیالکوٹی میر نے نہ خود تمنے نہ تمہارے پیر نابالغ ثالث نے ہماری اس دلیل کا کوئی جواب دیا تمہارے دعوے کا سارا مدار ہی اس الہام کے ۲۵ اپریل ۱۹۰۸ء کو ہونے پر تھا اس کے جواب سے خاموشی معنی دارد کہ در گفتن نمی آید۔

مجیب - یہ صحیح ہے کہ تمہارے اس استدلال کا جواب جو تم نے تاریخ الہام کے متعلق اپنے پرچہ نمبر ۲ مین درج کیا تھا اور وہ رسالہ فاتح قادیان کے صفحہ ۳۲ سطر ۲ لغایت ۷ مین موجود ہے نہ میری طرف سے نہ میرے منصف کی جانب سے نہ نادان ثالث کے فیصلہ مین دیا گیا ہے نہ آجتک ہی کچھ اسکا جواب ہم سے بن پڑا ہے مگر یہ عدم جواب کی وجہ سے استدلال کا محکم ہونا نہین ہے بلکہ ہماری حواس باختگی اور منصف کی جانب داری او ثالث کی نادانی اسکا باعث ہے اسلئے آج ہم اسکا جواب دیتے ہین اور وہ یہ ہے کہ اسمین کچھ شک نہین کہ بدر و الحکم میں ۱۴-۱۳ اپریل ۱۹۰۸ء کی درمیانی شب میں

کا ہونا شایع ہو چکا ہے لیکن ہم نہیں مانتے کہ یہ الہام ۱۴ اپریل کو ہوا تھا بلکہ ضرور یہ الہام ۲۵ اپریل کو ہی ہوا ہے ۔ دیکھو یہ کیا لاجواب جواب ہے ؟ جسکی تردید ہی ناممکن ہے ۔

احمدی ۔ واقعی انکار کا کوئی جواب نہیں اور نہ اس کی تردید ممکن ہے ۔ لیکن تمہارا عجز اور بیحیائی تو اس جواب سے مبرہن ہے ۔ کہ ہم تو ایک مسلمہ دستاویز جس کی بنا پر تم نے اپنے دعوے کا ثبوت قرار دیا تھا پیش کر کے تمہارے دعوے کی بیخ اکھاڑتے ہیں اور تم محض انکار اور قیاس فاسد سے واقعات صحیحہ ثابتہ کی تردید کرتے ہو ۔ اگر محض انکار ہی کسی واقعہ صحیحہ کے غلط قرار دینے کی دلیل ہو سکتا ہے تو ہم بھی یہ کہتے ہیں کہ اشتہار متنازعہ ۱۰ اپریل کو لکھا گیا تھا اور الہام مذکور ۱۴ اپریل شنہ کو ہوا تھا اور جن اخبارات مورخہ ۱۷ و ۱۸ اپریل شنہ میں یہ الہام اور اشتہار مذکور شایع ہوئے ہیں وہ ۲۷ اپریل شنہ کو شایع کئے گئے تھے جو تردید تم اس کی کرو گے وہی ہماری طرف سے اپنی لغویت کا جواب سمجھ لینا

بخلاف اسکے میں بتاتا ہوں کہ اشتہاروں کے لکھنے کا اور اشاعت کا طریق کیا ہوتا ہے ۔ ۱۵ تاریخ کا اشتہار ہے اور ۱۷ تاریخ کی الحکم میں شایع ہوتا ہے اخباروں کے مطالعہ کرنے والے خوب جانتے ہیں کہ "ہندوستان" اور "وطن" کی تاریخ اشاعت جمعہ ہے مگر عموماً جمعرات پہونچ جاتے ہیں لہذا ۱۷ تاریخ کے الحکم کو ایک روز آنے میں دیر

ہوئی ہوگی۔ یہ سب دیری ملاکر ۱۲ ار کی ڈائری اسی اخبار الحکم
مین لکھی گئی ہوگی اور وہ مرزا صاحب کی لکھی ہوئی ہے بھلا غور
فرمائے کہ پندرہ کا اشتہار کتابت کب ہوا۔ پریس مین
کب گیا اور پھر کب چھپکر تقسیم ہوا۔ ۱۸ تاریخ والا اخبار
کم سے کم ۲۱ تاریخ کو لکھا جاتا ہے!! پرچہ ثنائی نمبر ۲ فاتح
قادیان صفحہ ۱۷ پس اشتہار ۱۵ اپریل ۰۷ء سے پہلے مرزا صاحب نے
لکھا ہوگا تب ہی تو ۱۷ ار کے الحکم مین شایع ہوا۔

احمدی۔ اس تمام مہمل کلام اور بے ربط و غیر مسلسل بکواس کو
جو دیوانہ کی بڑ سے زیادہ وقعت نہین رکھتی عقل سلیم سمجھنے سے عاری ہے۔
خصوصاً فقرہ اخیرہ نہایت ہی بے معنی اور نرا ہذیان ہے امرتسری ملّان
کی قادر الکلامی اور فضیلت کی خاص دلیل یہ عبارت ہے۔ ناظرین بھلا پرچہ
تو بڑے سوچ بچار سے امرتسری اصلاح و درستی کے بعد گھر سے لکھکر
دیا تھا یہ دوسرا پرچہ جسکو مباحثہ مین خود نہین لکھ سکا بلکہ تقریر کرکے
لکھوایا تھا اسپر ہی آپ کی قابلیت کا پردہ فاش ہوگیا ہے جس مجہول کو
اردو عبارت اور ملکی زبان مین اپنا مافی الضمیر ادا کرنے کی لیاقت نہین
وہ بیچارہ مسلمہ سلطان القلم پر معترض ہو۔ این چہ بوالعجبی است ؎

طوق زرین ہمہ در گردن خر مے بینم

پھر اس کم مچ بیانی پر دعویٰ یہ کہ ؎ ہمچو من دیگرے نیست۔ تف
ہے اس پر از حماقت جہالت پر ثنائی کمیٹی کا کوئی جہل مرکب ہے جو اپنے

پریسیڈنٹ اہل حدیث کی منقولہ صدر بادہ سرائی کا مطلب بیان کر سکے ؟
ذرا ربط و تعلق و سلسلہ کلام کو تو ملاحظہ فرمائیے اس بیان میں بڑی شیخی ہے
دعوی تو یہ کیا کہ وہ میں اشتہاروں کے لکھنے اور اشاعت کا طریق یہ بتاتا ہوں اور طریق
بتایا کہ وہ ۱۵ کا اشتہار ۱۷ کے اخبار میں شایع ہوتا ہے ۔ وہ ہندوستان
اور وطن وہ اخبارات تاریخ اشاعت سے ایک دن پہلے پہونچ
جاتے ہیں ۔ ۱۰ تاریخ والا اخبار ۱۲ تاریخ کو لکھا جاتا ہے وغیرہ من
الہفوات ،، معلوم نہین کہ اس یاوہ گو سے کس نے تو یہ پوچھا تھا کہ
اشتہارون کے لکھنے اور اشاعت کا طریق کیا ہوتا ہے اور اگر
بغیر پوچھے اور بے ضرورت ہی اس کو بیان کرنے کھڑا ہوا تھا تو بتایا
ہوتا کہ اس طرح اشتہار لکھا کرتے ہین اور اس طریق سے شایع
کیا کرتے ہین اس غیر متعلق اور غیر مربوط بکواس کا مطلب کیا ہوا کہ
وطن اور ہندوستان بجائے جمعہ کے جمعرات کو ہی پہونچ جاتے ہین ۔
کس نے پوچھا تھا کہ وطن اور ہندوستان کب شایع ہوتے ہین
اور کب خریدارون کے پاس پہونچتے ہین ابحان بر تو گفتگو یہ تھی
کہ حضرت مرزا صاحب علیہ السلام نے جو اشتہار اخبار بدر و الحکم
کے ذریعے ۱۸-۱۸ اپریل کو شایع کیا ہے وہ ۱۵ اپریل کو حضرت
ممدوح نے ارقام فرمایا تھا اسکو وطن یا کسی اخبار کے ایک روز پہلے
پہونچنے سے یا ۱۰ کے اخبار کو ۱۲ تاریخ کو لکھے جانیسے یا ۱۵ کے اشتہار
کو ۱۷ کے الحکم میں درج ہونیسے یا الحکم کے ایک روز نہین دیر ہونیسے

نقصان کیا پہونچا اور اس سے اصل مدعا کو تعلق کیا؟ کیا یہ ناممکن یا محال ہے کہ ۱۵ اپریل کا کوئی مراسلہ ۱۷ یا ۱۸ اپریل کے اخبار میں درج ہو جائے؟ یا یہ کہ ۱۷ اپریل کا الحکم ۱۴ کو چھپ کر ۱۵ کو خریداروں کے پاس پہونچگیا تھا اور ایسا ہی بدر ۱۸ اپریل کا چھپ کر ۱۶ کو امرتسری نے پالیا تھا جو ۱۵ اپریل کے مراسلہ کا انمین چھپنا غیر ممکن ہو جو اخبارات کہ اشاعت کی تاریخ سے ایک یوم پیشتر ہی شایع ہو جاتے ہین۔ اونہین کبھی سنا۔ یا کسی نے دیکھا ہے کہ تاریخ موصولہ سے ایکروز بعد کی کوئی خبر یا تحریر اونمین شایع ہوتی ہو یعنی وطن یا ہندوستان جو جمعرات کو ہی پہونچ جاتے ہین اونمین جمعہ کا کوئی مراسلہ یا خبر بھی کبھی درج شدہ دیکھی ہے۔ اور الحکم یا بدر تو ۱۷ و ۱۸ اپریل اپنی اپنی تاریخ اشاعت سے ایکدن پہلے ڈاک مین بھی نہین ڈالے گئے چہ جائیکہ وہ خریدارون کے پاس اشاعت سے ایک دن پہلے پہونچے ہون جب تک کہ تم یہ ثابت نہ کردو کہ ۱۷ کا الحکم اور ۱۸ کا بدر ۱۵ یا ۱۶ تاریخ کو ناظرین کے ہاتھون مین پہونچ چکا تھا یا کم از کم تاریخ اشاعت کے دن سے پہلے قادیان کے ڈاکخانہ مین ڈالا گیا تھا تب تک یہ بیہودہ گوئی قابل سماعت بھی نہین ہم دکھا چکے تھے اور پھر دکھانے کے لئے تیار ہین کہ ۱۷ و ۱۸ کے مندرجہ صدر ہر دو اخبارات ۱۷ و ۱۸ کو ہی ڈاکخانہ قادیان مین ڈالے گئے تھے ہم صدہا ایسے پرچے پیش کرسکتے ہین جنپر ۱۷ و ۱۸ اپریل کی مہر ڈاکخانہ قادیان کی ہے۔ خاص

کرکے تم نے جو پرچہ بدر کا پیش کیا ہے اوسپر بھی ہم ۱۸ اپریل کی
ہرڈاکخانہ قادیان کی اور ۱۹ ار کی امرتسر کی دکہا دین گے - پس یاد
رہے کہ اشتہار متنازعہ ۱۵ اپریل ۰۸ء کو ہی لکہا گیا تھا - ۱۵ کو ہی
کتابت ہوا ۱۶ کو طبع ہوا ۱۷ کو شایع ہوا - اور یہ نہ تو نادر امر ہے نہ
ناممکن یا محال عقلی نہ واقعات کے خلاف اور اب تو تمہاری روسیاہی
کے لئے اصل مسودہ اشتہار بجنسہ دستیاب ہو گیا ہے جسپر
تاریخ تحریر ۱۵ اپریل ۰۸ء اور یکم ربیع الاول ۱۳۲۵ھ یوم دوشنبہ
ثبت ہے جو اسی رسالہ مین عکس لے کر شایع کر دیا ہے

نجدی - یہ سب باتین صحیح ہین - اور واقعات کے مطابق بھی
ہین - مگر مین اپنی خوئے بد سے جو وقت مرگ تک میرے ساتھ ہے
لاچار ہون اسلئے بجز انکار اور فرار کے میرا کوئی جواب نہین -
مین تو مانتا ہی نہین کیونکہ الحق کی مخالفت میرا فرض منصبی اور
صداقت کا انکار میرا اصلی کام اور حقیقت سے رو گردانی میری عادت
زندگانی ہے پہر بہلا مجہے کوئی کسطرح سچائی کو منوا سکتا ہے -
مین تو لست مرسلا کہنے والون کا خلف رشید ہون

احمدی - مصلحت الہی مین ایسے وجودون کا بہی موجود رہنا
جو بدیہات کا انکار کرنے والے ہون ضروری ہوتا ہے تا کہ الحق کی
قدر و منزلت اور صداقت روشن ہو جائے کیونکہ ؎

تا نباشد در مقابل روئے مکروہ و سیاہ ⁂ کس چہ دانستے جمال شاہد گلفام را

الحق کے مقابلہ مین الباطل کی ضرورت ہوتی ہے جسکا سر پھوڑا جائے جیساکہ ارشاد الٰہی ۱۷ سیپارہ مین ہے کہ بل نقذف بالحق علی الباطل فیدمغہ فاذا ھو زاھق یعنی ہم پھینک مارتے ہین الحق کو الباطل پر پھر وہ الباطل کا سر پھوڑتا ہے تب الباطل رفو چکر ہوتا ہے"! اس قانون کے مطابق الباطل کے حامی جو بدیہی امور کا انکار کرنے پر بھی عالم دین کہلاتے ہین الحق کے مقابلہ مین حیوان بشکل انسان دنیا مین موجود ہین۔ ناظرین آپ نے اس مختصر بحث سے جو اوپر ہو چکی ہے یہ سمجھہ لیا ہوگا کہ ۱۵ اپریل والے اشتہار کو (جو اسی تاریخ کے حوالہ سے دو اخبارون الحکم و بدر مین شایع ہو چکا ہے اور جسکا اصل مسودہ بھی بجنسہ مطابق اخبارات مذکور موجود ہے جسکا ملاحظہ ناظرین کے لئے عکس لیکر شامل رسالہ ہذا کردیا ہے اور اصل اپنے پاس محفوظ رکھا ہے) الباطل کا حامی امرتسری محض قیاس فاسد سے ۱۵ اپریل سے پہلے کا ثابت کرنیکی کوشش بے سود کرتا ہے حالانکہ امرتسری تقریر کو الہام مندرجہ تقریر بدر مورخہ ۲۵ اپریل سنہ ۱۵ اپریل سے بعد کا ثابت کر چکا ہے یا کرسکتا ہے تو پھر اشتہار کی تاریخ ۱۵ اپریل ہونے سے کیون ڈرتا ہے اور اس سے اوسے کیا نقصان پہونچتا ہے؟ ظاہر ہے کہ جھوٹے مفتری امرتسری کے پاؤن تقریر ۱۴ اپریل وقت عصر لکھا ہوا دیکھکر اور بدر و الحکم مین ۱۴ اپریل کو الہام مذکور کا نازل

ہونا پڑ مگر اوکہڑ گئے کیونکہ تقریر اور الہام کا تاریخ اشتہار سے ایک یوم
بیشتر ہونا اوسکے دعوے کو بیخ وبن سے اکھاڑ چکا تھا بدین وجہ بیچارہ
خدا کا مارا الغریق یتشبث بالحشیش تنکے کے سہارے جان بچاتا ہوا ۱۵ اپریل
تاریخ اشتہار سے انکار کئے جاتا ہے اور نہین سمجہتا کہ تقریر مندرجہ ڈائری کو ایک
نامعقول عذر سے کہ یہ تار بخوار نہین جہٹلاتا جو کہ سخت ہی قابل شرم اور اوسکی
علمی قابلیت پر سیاہ داغ ہے اوس حالت مین کیا نتیجہ خیز ہوگا جس حالتمین کہ اصل
الہام جسکا ڈائری مین ذکر ہے ۱۴ اپریل کو دو اخبارونمین لکہا جاکر اشاعت تقریر سے
ایک ہفتہ پہلے مشتہر ہو چکا ہے پس الہام کا ۱۴ اپریل کو بتانا اور اشتہار کا اوس سے
بعد لکہا جانا اور تقریر مندرجہ ڈائری کا ۱۴ اپریل وقت عصر کو فرمانا خود تقریر مین
ہی ۱۳/۱۴ اپریل کی درمیانی شب کو الہام مذکور کے نازل ہونیپر اشارہ پایا
جانا یہ سب امور بدیہی ہین نہ کہ نظری۔ ان بدیہیات سے انکار انسان تو نہین
کریگا کوئی وہابی کرے تو تعجب نہین بہر حال اس بحث کو مختصراً ہم نے اس جگہ حسب
ضرورت لکہدیا ہے مفصل اور مکمل لدہانہ کے مباحثہ پر ریویو انشاء اللہ وہ فیصلہ
سکہاتا ہی کی خدا سے دادخواہی" نام رسالہ مین لکہا جائیگا یہانپر صرف اتنا
عرض کرکے کہ اس اشتہار متنازعہ کو امرتسری خارج از عقل نے کبہی پیشگوئی
قرار دیا ہے۔ اور کبہی مباہلہ بتایا ہے۔ اور کہین صرف دعا فیصلہ لکہا ہے وہ گرگٹ
کے سے رنگ حسب مقتضاء وقت یہ چودہوین صدی کا گرگٹ بدلتا رہا ہے کہ
جسکا حساب نہین۔ کوئی معقول امر نہین پیش کرسکا۔ اور اب تو قیامت تک
نہ کرسکیگا انشاء اللہ بشرطیکہ ذرا بہی حیاء ہو

الف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

(ویستنبؤنک احق ہو قل ای وربی انہ لحق)

بخدمت مولوی ثناء اللہ صاحب السلام علی من اتبع الہدیٰ

مدت سے آپ کے پرچہ اہل حدیث میں میری تکذیب اور تفسیق کا سلسلہ جاری ہے ہمیشہ مجھے آپ اپنے اس پرچہ میں مردود و کذاب

دجال مفسد کے نام سے منسوب کرتے ہیں اور دنیا میں میری نسبت شہرت دیتے ہیں کہ یہ شخص مفتری اور کذاب اور دجال ہے اور اس شخص کا دعویٰ مسیح

موعود ہونے کا سراسر افترا ہے میں نے آپ سے بہت دکھ اٹھایا اور صبر کرتا رہا مگر چونکہ میں دیکھتا ہوں کہ

میں حق کے پھیلانے کے لئے مامور ہوں اور آپ بہت سے افترا میرے پر کرکے دنیا کو میری طرف آنے سے

روکتے ہیں اور مجھے ان گالیوں اور ان تہمتوں اور ان الفاظ سے یاد کرتے ہیں کہ جن سے بڑھ کر کوئی لفظ

سخت نہیں ہو سکتا اگر میں ایسا ہی کذاب اور مفتری ہوں جیسا کہ اکثر اوقات آپ اپنے ہر ایک پرچہ میں مجھے یاد کرتے ہیں تو میں آپ کی

زندگی میں ہی ہلاک ہو جاؤں گا کیونکہ میں جانتا ہوں کہ مفسد اور کذاب کی بہت عمر نہیں ہوتی اور آخر

وہ ذلت اور حسرت کے ساتھ اپنے اشد دشمنوں کی زندگی میں ہی ناکام ہلاک ہو جاتا ہے اور اس کا ہلاک ہونا ہی بہتر ہے

مختصر فہرست کتب ردّ مخالفین سلسلہ عالیہ احمدیہ

علمائے خلف

موجودہ زمانے کے علماء سوء کا اصلی فوٹو معہ تمام انجمنوں و مدارس کے ابتر حالات کے جو انہیں کی تحریروں سے کھینچا گیا ہے اور امرتسری مکذب کے دس مسلسلہ جھوٹ جنکا جواب نہ ہوا ہو۔ نہ ہو سکے قیمت صرف ۸ آنے

ثنائی ہرزہ درائی

امرتسری مکذب کی الف سے لیکر ی تک ردیف وار ان گالیوں کی فہرست جو مکذب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خدام ذو الاحترام و عام احمدی احباب کو دی ہیں جنکی تعداد ۲۰۵ معہ حوالہ اخبار و رسالہ جات ثنائی صفحہ و سطر و تاریخوار قیمت صرف ۲ ر

ثنائی فرار اور مباہلے کا

ثناء اللہ امرتسری کا ہمیشہ اور ہر بار حضرت مسیح موعود علیہ السلام کیساتھ مباہلہ کرنے سے انکار و فرار کرنیکا باقرار ثنائی لاجواب ثبوت جسکا نام بھی ثناء اللہ نے آجتک نہیں لیا جواب تو در کنار قیمت ۳ ر

چودھویں صدی کا بھوت

امرتسری مکذب کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقابلہ میں مثیل آریہ عیسائی یہودی ہونیکا تحریری اقرار حضرت ممدوح کی صداقت کا مسلمہ خصم ثبوت العامی یکصد روپیہ ۲ ر

منیجر الحق